DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 1535

DATED. 31-12-2025.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202540-9201615-9201956, FAX NO.081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com dgprquetta.advtaa@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 31.12.2025

نمبر شمار	**قومی ومقامی خبریں**	**اخبارات**
01	کوشش ہوگی تمام لوگوں کو ساتھ لیکر چلوں، سرفراز بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
02	سرفراز بگٹی کی بطور چیف نامزدگی قبائل کے اعتماد کا مظہر، چنگیز جمالی	جنگ ودیگر اخبارات
03	سرفراز بگٹی کا چیف کے طور پر انتخاب بگٹی برادری کے بھرپور اعتماد کا مظہر ہے، ایاز صادق	انتخاب ودیگر اخبارات
04	وزیراعلیٰ کا چیف آف بگٹی بننا خوش آئند ہے، صادق عمرانی	مشرق ودیگر اخبارات
05	بلوچستان کی خوشحالی اور وزیراعلیٰ کی ترجیح ہے، نصیب اللہ مری	جنگ ودیگر اخبارات
06	سرفراز بگٹی کو چیف آف بگٹی بننے پر مبارکباد، اسد مینگل	مشرق ودیگر اخبارات
07	چیف آف بگٹی قبائل کا منصب عظیم ذمہ داری ہے، حیات خان	جنگ ودیگر اخبارات
08	سرفراز بگٹی بطور قبائلی چیف صوبے کی روایات کا بھی تحفظ کرینگے، روزی خان کاکڑ	جنگ ودیگر اخبارات
09	وزیراعلیٰ بلوچستان کا چیف آف بگٹی مقرر ہونا خوش آئند ہے، امان اللہ	جنگ ودیگر اخبارات
10	2025 دہشتگردی کے 940 واقعات 827 افراد شہید ہوئے 18 ہزار آپریشنز 845 دہشتگردوں کو ہلاک کیا	جنگ ودیگر اخبارات
11	سرکاری ملازمین کے ہڑتال دھرنے اور گھیراؤ پر پابندی، گورنمنٹ سرونٹ کنڈکٹ رولز 1979 میں ترمیم کر دی گئی	جنگ ودیگر اخبارات
12	حکومت ملکی ترقی کیلئے سنجیدہ اور عملی اقدامات کر رہی ہے، سیدال خان	جنگ ودیگر اخبارات
13	کوئٹہ سمیت شمالی بلوچستان میں بارش وبرفباری پھسلن کے باعث پانچ افراد زخمی	جنگ ودیگر اخبارات
14	حکومت اپنے علانات پر عملدرآمد میں ناکام دکھائی دے رہی ہے، پشتونخوانیپ	جنگ ودیگر اخبارات
15	صورتحال ابتر کاروباری شخصیات کے بچوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے، مالک بلوچ	جنگ ودیگر اخبارات
16	جمعیت مغربی دباؤ عالمی ایجنڈوں اور داخلی سازشوں کے خلاف ڈھال ہے، مولانا واسع	جنگ ودیگر اخبارات
17	ملازمین کو دیوار سے لگانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی، بی این پی	جنگ ودیگر اخبارات
18	پسماندہ علاقوں کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا، مولانا ہدایت الرحمان	جنگ ودیگر اخبارات
19	کمسن بچے کا اغواء امن وامان کی ابتر صورتحال کا عکاس ہے مولانا عبدالرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

صدر پولیس کا کریک ڈاؤن موٹر سائیکل چھیننے اور چوری میں ملوث سات افراد گرفتار، درسی کتب کی پرنٹنگ میں شفافیت برقرار خزانہ کو ایک ارب 25 کروڑ کی بچت نصیر آباد ایک ہی خاندان کے چھ مغویان کو بازیاب کرالیا گیا،

عوامی مسائل:

کیسکو کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے مل میں بجلی کے مسائل تاحال حل نہ ہوسکے، کوئٹہ سمیت صوبے بھر میں گیس بندش زندگی اجیرن ہوگئی،

CS CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 31.12.2025

اداریہ :

روزنامہ میزان کوئٹہ نے " **بلوچستان اور کے پی کے میں دہشت گردوں کی ہلاکت** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ بلوچستان میں سیکورٹی فورسز اور کے پی کے سی ٹی ڈی اور پولیس کے مختلف آپریشنز میں 12 دہشت گرد ہلاک جبکہ ایک اہلکار زخمی ہوا ہے طالبان حکام کی اپنی سرزمین دہشت گردی کیلئے استعمال نہ ہونے دینے میں ناکامی کی وجہ سے 2025 میں پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں تشویشناک اضافہ ریکارڈ ہوا سیکورٹی فورسز ارض پاک سے دہشت گردوں کے مکمل صفایا کیلئے جان پر کھیل کی انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز کر رہی ہیں جس کا ثبوت 2025 میں 67023 خفیہ اطلاعات پر مبنی آپریشنز میں ملک بھر میں 1873 دہشتگرد کو جہنم واصل کرنا ہے بد قسمتی سے صوبہ خیبر پختونخوا افغانستان سے گہرے ثقافتی تعلق کی وجہ سے دہشت گردی کا مرکز رہا ہے کے پی کے میں سیکورٹی اداروں کو 12857 آپریشن کرنا پڑے بلوچستان میں یہ تعداد 53309 ہے جس کی ایک بنیادی وجہ سرحد کے دونوں اطراف پشتون آبادی اور ان کی باہمی رشتہ داروں کو مہمانوں کے عزائم کا علم بھی نہیں ہوتا ان حالات کا تقاضا ہے کہ حکومت افغان سرحد پر سخت چیکنگ کیساتھ داخل ہونے والے افغانوں کی ڈیجٹیل سرویلنس کا بندوبست کرے اور جس علاقے میں ان کے رشتہ داروں ہوں ان کو اسی علاقہ تک محدود کر دیا جائے۔

اداریے :

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے " **2025 میں بھی مہنگائی اور بے روزگاری میں کمی نہ آسکی** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے " **براہمداغ بگٹی جنگ چھوڑ کر قومی دائرے میں آئیں** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ میزان کوئٹہ نے " **شفاف ریونیو نظام حکومت کی اولین ترجیح** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Reviving tourism" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین :

روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ نے " **پارٹی قیادت کا اظہار اعتماد، وزیر اعلیٰ کی تبدیلی کی افواہیں دم توڑ گئیں** " کے عنوان سے رضا الرحمان کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

قیمت 35 روپے

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 54 | بدھ 10 رجب المرجب 1447ھ 31 دسمبر 2025ء | نمبر 359

میر سرفراز بگٹی کے ترجیحی ایجنڈے میں خواتین کی تعلیم کو مرکزی حیثیت حاصل

تمام معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر خواتین کے حقوق پر غور کریں، بگٹی قوم سے خطاب

بیکو (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنے ترجیحاتی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی موقف پیش کیا ہے جسے قبائلی سماج میں ایک فکری تبدیلی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ ایک ایسا معاملہ اپنے بزرگانوں اور قبائلی عمائدین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں جو ان کے دل کے نہایت قریب ہے ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطاء کیے ہیں مگر عملی طور پر انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا وزیر اعلیٰ بلوچستان نے واضح کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں انہوں نے تجویز دی کہ ایک ایسی جامع نشست منعقد کی جائے جس میں ان حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں تاکہ اجتماعی مشاورت سے ایک مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جا سکے میر سرفراز بگٹی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ دہائیوں سے چلے آ رہے بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہو چکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں انہوں نے زور دیا کہ ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے سیاسی اور سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ میر سرفراز بگٹی تاریخ کے پہلے پڑھے لکھے، باشعور اور جدید سوچ کے حامل چیف آف نواب ہیں جنہوں نے اپنی قوم سے پہلی ہی تقریر میں خواتین کو معاشرتی مقام، تعلیم اور حقوق دینے پر کھل کر بات کی مبصرین کے مطابق یہ خطاب نہ صرف بگٹی قبیلے بلکہ مجموعی طور پر بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں مثبت تبدیلی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لیے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید ممتاز احمد

جلد 54 | بدھ 10 رجب 1447ھ 31 دسمبر 2025ء صفحات 08 | شمارہ 177

رجسٹرڈ BC-m-1 | Email: mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345, 081-2827344 | قیمت 35 روپے

فرسودہ رسم و رواج سے خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں، سرفراز بگٹی

اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا، جس سے عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا

تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں

روایات کو درست سمت دیکر قبائلی معاشرے کو ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہوگا، میر سرفراز بگٹی

بیلہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنی ترجیحاتی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق، بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی موقف پیش کیا ہے جسے قبائلی سماج میں .... بقیہ 10 صفحہ نمبر 7 پر

ایک فکری تبدیلی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ ایک ایسا معاملہ اپنے ذرکالیوں اور قبائلی عمائدین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں جو ان کے دل کے نہایت قریب ہے ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطاء کیے ہیں مگر عملی طور پر انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا وزیراعلیٰ بلوچستان نے واضح کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں انہوں نے تجویز دی کہ ایک ایسی جامع نشست منعقد کی جائے جس میں ان حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں تاکہ اجتماعی مشاورت سے ایک نیا مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جا سکے میر سرفراز بگٹی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ دہائیوں سے چلے آ رہے بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہو چکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں انہوں نے زور دیا کہ ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے سیاسی اور سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ میر سرفراز بگٹی تاریخ کے پہلے پڑھے لکھے، باشعور اور جدید سوچ کے حامل چیف آف قراب ہیں جنہوں نے اپنی قوم سے پہلی ہی تقریر میں خواتین کو معاشرتی مقام، تعلیم اور حقوق دینے پر مکمل کر لات کی مبصرین کے مطابق یہ خطاب نہ صرف بگٹی قبیلے بلکہ مجموعی طور پر بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں مثبت تبدیلی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 19 بدھ، 10 رجب المرجب، 31 دسمبر 2025، صفحات 8 قیمت 40 روپے

کوشش ہوگی تمام لوگوں کو ساتھ لیکر چلوں، سرفراز بگٹی

بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داریاں بڑا چیلنج ہے، نجی ٹی وی سے گفتگو

کوئٹہ (آن لائن) چیف آف بگٹی قبائل وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال نے بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے بلوچستان کے قبائل کی صورتحال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی ریاست کا اپنا ایک

(باقی صفحہ 5 نمبر 8)

کردار ہوتا ہے اگر قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور ربط ہوگا تو پھر یہ مسائل حل ہوتے ہوئے نظر آئیں گے ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنے آبائی علاقے ڈیرہ بگٹی میں چیف آف بگٹی قبائل کی دستار بندی کے موقع پر نجی ٹی وی چینل سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ یہ عہدہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، قبائل کی موجودہ صورت حال میں بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے میری فیملی، قبیلے اور تمام بڑوں نے یہ ذمہ داری مجھے اہل سمجھتے ہوئے میرے ناتواں کندھوں پر ڈالی ہے۔ بلوچستان کے قبائل کی صورت حال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی، ریاست کا بھی اپنا ایک کردار ہوتا ہے اگر قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور ربط ہوگا تب جا کر یہ ایشوز حل ہوتے نظر آئیں گے، ورنہ ممکن نہیں چھوٹے چھوٹے قبائل کے آپسی مسئلے تو حل کیے جا سکتے ہیں، لیکن وہ قبیلے جن کے دو دو سو، تین تین سو لوگ قتل ہو چکے ہیں، جو ریاست کے ساتھ کھڑے ہیں یا جو ریاست کے خلاف کھڑے ہیں، ان کو کیسے بٹھایا جائے میری کوشش ہوگی کہ تمام لوگوں کو ساتھ لیکر چل سکوں دوسرا چیلنج لڑکیوں کی تعلیم ہے لڑکیوں کی تعلیم کی صورت حال بہتر ہونے کو اپنی کامیابی سمجھوں گا ڈیرہ بگٹی میں جو ترقی آپ نے دیکھی اس کے پیچھے پروگریسو مائنڈ ہے جب آپ کا لوگوں سے تعلق ہوتا ہے تو آپ ان کی ترقی اور بہتری کے لیے کام کرتے ہیں دو تین چیزیں ترجیحی بنیادوں پر پورے بلوچستان میں کرنے کی ضرورت ہے، سب سے پہلے انفراسٹرکچر، پھر صحت اور پھر تعلیم، ہم بھی اس پر ہی فوکس کر رہے ہیں اس سے بھی زیادہ اہم لوگوں کا روزگار ہے، سرکار سب کو نوکریاں تو نہیں دے سکتی لیکن کم از کم روزگار کا ماحول اور مواقع تو دے سکتی ہے آئندہ دو سے 3 سال اگر اللہ نے ہمیں مزید موقع دیا تو آپ یہاں کی صورت حال دیکھیں گے میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی عوامی نمائندہ ہے، اس کو پورے بلوچستان اور کم از کم اپنے گھر یعنی علاقے کی صورت حال تو بہتر کرنے پر توجہ کرنی چاہیے تاکہ حالات کی بہتری کو یقینی بنایا جا سکے۔

بعض فرسودہ رسم و رواج کی وجہ سے خواتین کے حقوق متاثر ہوئے، وزیر اعلیٰ

اب وقت آگیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں

ایسی جامع نشست منعقد کی جائے کہ ایک نیا، مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جاسکے، وزیراعلیٰ کی بلوچی میں تقریر

ڈیرہ بگٹی (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنی ترجیحاتی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق، بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی موقف پیش کیا ہے جسے قبائلی سماج میں ایک فکری تبدیلی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ ایک ایسا معاملہ اپنے بزرگانوں اور قبائلی عمائدین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں جو ان کے دل کے نہایت قریب ہے ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطاء کیے ہیں مگر عملی طور پر

(باقی صفحہ 5 نمبر 25)

انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے، جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا وزیراعلیٰ بلوچستان نے واضح کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تمام وڈیرے نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں انہوں نے تجویز دی کہ ایک ایسی جامع نشست منعقد کی جائے جس میں ان حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں تاکہ اجتماعی مشاورت سے ایک نیا مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جا سکے میر سرفراز بگٹی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ دہائیوں سے چلے آ رہے بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہو چکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں انہوں نے زور دیا کہ ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے سیاسی اور سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ میر سرفراز بگٹی تاریخ کے پہلے پڑھے لکھے، باشعور اور جدید سوچ کے حامل چیف آف نواب ہیں جنہوں نے اپنی قوم سے پہلی ہی تقریر میں خواتین کو معاشرتی مقام، تعلیم اور حقوق دینے پر کھل کر بات کی مبصرین کے مطابق یہ خطاب نہ صرف بگٹی قبیلے بلکہ مجموعی طور پر بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں مثبت تبدیلی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No.

Page No.

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)

روزنامہ انتخاب کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر ایل سی I-4

قیمت 30 روپے

صفحات 6

www.dailyintekhab.PK

Intekhabnews@gmail.com.

Quetta Ph:081-2822909

جلد نمبر 32 | بدھ 31 دسمبر 2025ء بمطابق 10 رجب المرجب 1447ھ | شمارہ نمبر 359

بیک وقت حکومتی و قبائلی ذمہ داری چیلنج ہے، سرفراز بگٹی

قبائل و ریاست میں مضبوط تعلق سے مسائل حل ہوتے نظر آئیں گے، وزیر اعلیٰ

کوئٹہ (آن لائن) چیف آف بگٹی قبائل وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال میں بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے۔

بقیہ نمبر 67 صفحہ 5 پر

بلوچستان کے قبائل کی صورتحال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی ریاست کا اپنا ایک کردار ہوتا ہے اگر قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور رابطہ ہو تو پھر یہ مسائل حل ہوتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنے آبائی علاقے بیکڑ میں چیف آف بگٹی قبائل کی دستار بندی کے موقع پر پی ٹی وی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ یہ عہدہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، قبائل کی موجودہ صورت حال میں بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے میری بگٹی قبیلے اور تمام بڑوں نے یہ ذمہ داری مجھے اہل سمجھتے ہوئے میرے ناتواں کندھوں پر ڈالی ہے بلوچستان کے قبائل کی صورت حال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی، ریاست کا بھی اپنا ایک کردار ہوتا ہے اگر قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور رابطہ ہو تو اب جا کر یہ ایشوز حل ہوتے نظر آئیں گے، ورنہ ممکن نہیں چھوٹے چھوٹے قبائل کے آپسی مسئلے تو حل کیے جا سکتے ہیں، لیکن وہ قبیلے جن کے دو دو سو، تین تین سو لوگ قتل ہو چکے ہیں، جو ریاست کے ساتھ کھڑے ہیں یا جو ریاست کے خلاف کھڑے ہیں، ان کو کیسے سمجھایا جائے میری کوشش ہوگی کہ تمام لوگوں کو ساتھ لیکر چلوں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No.

Page No.

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

جلد 29 | بدھ 31 دسمبر 2025، بمطابق 10 رجب 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 358

فرسودہ رسم و رواج کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں، وزیر اعلیٰ

وقت آگیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں

ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے

بیکو (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنی ترجماتی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق، بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی موقف پیش کیا ہے جسے

قبائلی سماج میں ایک فکری تبدیلی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ ایک ایسا معاملہ اپنے زرکانیوں اور قبائلی عمائدین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں جو ان کے دل کے نہایت قریب ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطا کیے ہیں مگر عملی طور پر انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے، جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا

وزیر اعلیٰ بلوچستان نے واضح کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں۔ انہوں نے تجویز دی کہ ایک ایسی جامع نشست منعقد کی جائے جس میں [illegible] حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں تاکہ اجتماعی مشاورت سے ایک نیا مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جا سکے۔ میر سرفراز بگٹی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ دہائیوں سے چلے آ رہے بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہو چکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے

موقع ملا تو بلوچستان کی صورتحال میں واضح بہتری نظر آئے گی، میر سرفراز بگٹی

موجودہ حالات میں بیک وقت قبائلی عہدہ اور حکومتی ذمہ داری نبھانا ایک بڑا چیلنج ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (یو این اے) وزیر اعلیٰ بلوچستان چیف آف بگٹی قبائل میر سرفراز بگٹی نے نجی ٹی وی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ قبائلی سربراہی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور موجودہ حالات میں بیک وقت قبائلی عہدہ اور حکومتی ذمہ داری نبھانا ایک بڑا چیلنج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی فیملی، قبیلے اور تمام قبائلی عمائدین نے انہیں اہل سمجھتے ہوئے یہ ذمہ داری سونپی ہے، جسے وہ امانت سمجھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے قبائل کی موجودہ صورتحال کی تمام تر ذمہ داری صرف سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی بلکہ ریاست کا بھی اس میں ایک اہم کردار ہوتا ہے۔ اگر قبائل اور ریاست کے درمیان مضبوط تعلق اور ربط قائم ہوگا تو مسائل حل ہوتے نظر آئیں گے، ورنہ یہ ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹے قبائل کے آپسی مسائل تو حل کیے جا سکتے ہیں، مگر وہ قبائل جن میں سینکڑوں لوگ قتل ہو چکے ہوں اور جو ریاست کے ساتھ یا ریاست کے خلاف کھڑے ہوں، انہیں ایک جگہ بٹھانا ایک انتہائی مشکل مرحلہ ہے۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF ... RELATIONS BA...

نظامت اعلیٰ ...
حکومت ...

Bullet No

Page no.

روزنامہ میزان کوئٹہ

بانی: مولانا عبدالکریم

بیاد: جمیل الرحمٰن

چیف ایڈیٹر: برکت علی

جلد 77 بدھ 31 دسمبر 2025ء، 10 رجب المرجب 1447ھ قیمت 20 روپے شمارہ 120

خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کرنے کا وقت آگیا ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطاء کیے ہیں مگر عملی طور پر انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے، جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا

میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنی ترجیحاتی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق، بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی مؤقف پیش کیا، قوم سے خطاب

سکوا (ع ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنی ترجیحاتی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق، بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی مؤقف پیش کیا ہے جسے قبائلی سماج میں ایک فکری تبدیلی کی علامت (بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

قرار دیا جا رہا ہے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ ایک ایسا معاملہ اپنے رشتہ داروں اور قبائلی عمائدین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں جو ان کے دل کے نہایت قریب ہے ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطاء کیے ہیں مگر عملی طور پر انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا وزیراعلیٰ بلوچستان نے واضح کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں انہوں نے تجویز دی کہ ایک ایسی جامع نشست منعقد کی جائے جس میں ان حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں تاکہ اجتماعی مشاورت سے ایک نیا مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جا سکے میر سرفراز بگٹی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ دہائیوں سے چلے آرہے بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہو چکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں انہوں نے زور دیا کہ ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے سیاسی اور سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ میر سرفراز بگٹی تاریخ کے پہلے پڑھے لکھے، باشعور اور جدید سوچ کے حامل چیف آف نواب ہیں جنہوں نے اپنی قوم سے پہلی ہی تقریر میں خواتین کو معاشرتی مقام، تعلیم اور حقوق دینے پر کھل کر بات کی مبصرین کے مطابق یہ خطاب نہ صرف بگٹی قبیلے بلکہ مجموعی طور پر بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں مثبت تبدیلی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

سردار ایاز صادق کی میر سرفراز بگٹی کو بگٹی قبائل کے آٹھویں چیف کا منصب سنبھالنے پر مبارکباد

اسلام آباد (این این آئی) اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی کو بگٹی قبائل کے آٹھویں چیف کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھالنے پر مبارکباد پیش (بقیہ 19 صفحہ 2 پر)

کرتے ہوئے کہا ہے کہ میر سرفراز احمد بگٹی کا بگٹی قبائل کے چیف کے طور پر انتخاب بگٹی برادری کے بھرپور اعتماد کا مظہر ہے۔ اپنے بیان میں اسپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ میر سرفراز احمد بگٹی کا بگٹی قبائل کے چیف کے طور پر انتخاب بگٹی برادری کے بھرپور اعتماد کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز میر سرفراز بگٹی کی سیاسی بصیرت، قائدانہ صلاحیتوں اور بلوچستان کے عوام کی سماجی و معاشی فلاح و بہبود کے لیے ان کی مسلسل خدمات کا اعتراف ہے۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ بطور وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے صوبے میں ترقی، تعلیم کے فروغ اور ادارہ جاتی استحکام کے لیے اقدامات قابل ستائش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جامع ترقی اور سیاسی استحکام کے حوالے سے ان کا وژن ان کی بالغ نظری اور بلوچستان کو درپیش چیلنجز کی گہری فہم کا مظہر ہے۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ بلوچستان اس وقت بھارتی سرپرستی میں ہونے والی فتنہ الخوارج اور سرحد پار دہشت گردی جیسے سنگین چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے، جو امن و ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میر سرفراز احمد بگٹی بلوچستان کے عوام، پاک فوج اور سیکیورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر دہشت گردی کے خاتمے اور صوبے سمیت پورے ملک میں پائیدار امن کے قیام کے لیے سرگرم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے میر سرفراز احمد بگٹی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ وہ بگٹی قبائل کے چیف کی حیثیت سے مزید عزم اور اعتماد کے ساتھ صوبے کے عوام کی خدمت جاری رکھیں گے اور بلوچستان میں اتحاد و یکجہتی، سیاسی استحکام اور امن و امان کے فروغ کے لیے بھرپور کردار ادا کریں گے۔

CLIPPING SERVICE

DIR
GENER
RELATIO

نظامت اعلیٰ تعلق
حکومت بلو

Bullet No.

Page No.

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی
صدیق بلوچ

جلد نمبر-24 | بدھ 31 دسمبر 2025ء بمطابق 10 رجب المرجب 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-358

خواتین کو جائز حقوق سے محروم رکھا گیا

دہائیوں سے چلے آرہے بعض رسم و رواج کو درست سمت دینگے

سرفراز بگٹی

اب وقت آگیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کرنے کیلئے جامع نشست منعقد کریں

خواتین کے ان حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں، اجتماعی مشاورت سے مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جائے

بیکو (ن ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنی ترجیحاتی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق، بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی مؤقف پیش کیا ہے جسے قبائلی سماج میں ایک فکری تبدیلی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ ایک ایسا معاملہ اپنے زرکانیوں اور قبائلی عمائدین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں جو ان کے دل کے نہایت قریب ہے ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطاء کیے ہیں مگر (بقیہ نمبر6 صفحہ نمبر2 پر)

عملی طور پر انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا وزیراعلیٰ بلوچستان نے واضح کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں انہوں نے تجویز دی کہ ایک ایسی جامع نشست منعقد کی جائے جس میں ان حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں تاکہ اجتماعی مشاورت سے ایک نیا مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جا سکے میر سرفراز بگٹی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ دہائیوں سے چلے آرہے بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہو چکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں انہوں نے زور دیا کہ ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے سیاسی اور سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ میر سرفراز بگٹی تاریخ کے پہلے پڑھے لکھے، باشعور اور جدید سوچ کے حامل چیف آف ٹرائب ہیں جنہوں نے اپنی قوم سے پہلی ہی تقریر میں خواتین کو معاشرتی مقام، تعلیم اور حقوق دینے پر کھل کر بات کی مبصرین کے مطابق یہ خطاب نہ صرف بگٹی قبیلے بلکہ مجموعی طور پر بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں مثبت تبدیلی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

بلوچستان کے قبائل کی صورتحال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی

قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور ربط ہوگا تو پھر یہ مسائل حل ہوتے ہوئے نظر آئیں گے

کوئٹہ (آن لائن) چیف آف بگٹی قبائل / وزیراعلیٰ بلوچستان (بقیہ نمبر35 صفحہ نمبر2 پر)

میر سرفراز احمد بگٹی نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال نے بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے بلوچستان کے قبائل کی صورتحال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی ریاست کا اپنا ایک کردار ہوتا ہے اگر قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور ربط ہوگا تو پھر یہ مسائل حل ہوتے ہوئے نظر آئیں گے ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنے آبائی علاقے بیکو میں چیف آف بگٹی قبائل کی دستار بندی کے موقع پر نجی ٹی وی چینل ہم نیوز سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ یہ عہدہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، قبائل کی موجودہ صورت حال میں بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے میری فیملی، قبیلے اور تمام بڑوں نے یہ ذمہ داری مجھے اہل سمجھتے ہوئے میرے ناتواں کندھوں پر ڈالی ہے بلوچستان کے قبائل کی صورت حال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی، ریاست کا بھی اپنا ایک کردار ہوتا ہے اگر قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور ربط ہوگا تب جا کر یہ ایشوز حل ہوتے نظر آئیں گے، ورنہ ممکن نہیں چھوٹے چھوٹے قبائل کے آپسی مسئلے تو حل کیے جا سکتے ہیں، لیکن وہ قبیلے جن کے دو دو سو، تین تین سو لوگ قتل ہو چکے ہیں، جو ریاست کے ساتھ کھڑے ہیں یا جو ریاست کے خلاف کھڑے ہیں، ان کو کیسے بٹھایا جائے میری کوشش ہوگی کہ تمام لوگوں کو ساتھ لیکر چل سکوں دوسرا چیلنج لڑکیوں کی تعلیم ہے، لڑکیوں کی تعلیم کی صورت حال بہتر ہونے کو اپنی کامیابی سمجھوں گا بیکو میں جو ترقی آپ نے دیکھی اس کے پیچھے پروگریسو مائنڈ ہے جب آپ کا لوگوں سے تعلق ہوتا ہے تو آپ ان کی ترقی اور بہتری کے لیے کام کرتے ہیں دو تین چیزیں ترجیحی بنیادوں پر پورے بلوچستان میں کرنے کی ضرورت ہے، سب سے پہلے انفراسٹرکچر، پھر صحت اور پھر تعلیم، ہم بھی اس پر ہی فوکس کر رہے ہیں اس سے بھی زیادہ اہم لوگوں کا روزگار ہے، سرکار سب کو نوکریاں تو نہیں دے سکتی لیکن کم از کم روزگار کا ماحول اور مواقع تو دے سکتی ہے آئندہ دو سے 3 سال اگر اللہ نے ہمیں مزید موقع دیا تو آپ یہاں کی صورت حال دیکھیں گے میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی عوامی نمائندہ ہے، اس کو پورے بلوچستان اور کم از کم اپنے گھر یعنی علاقے کی صورت حال تو بہتر کرنے پر توجہ کرنی چاہیے تاکہ حالات کی بہتری کو یقینی بنایا جا سکے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL ... RELATIONS

نظامت اعلیٰ تعلقات ...
حکومت بلو...

Bullet No.

Page No.

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

جلد 28	Ph :2839851	FaX:2839867	قیمت 15 روپے	MEMBER OF APNS	شمارہ 314
	بدھ 31 دسمبر 2025ء	10 رجب المرجب	1447ھ	رجسٹرڈ ایل سی پی-10	

قبائلی روایات کو خواتین کے حقوق، تعلیم میں ڈھالنے کا وقت آ گیا ہے، سرفراز بگٹی

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطا، عملی طور پر اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا

تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں

ڈیرہ بگٹی (ع ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنی ترجیحاتی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق، بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی مؤقف پیش کیا ہے جسے قبائلی سماج میں ایک فکری تبدیلی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ ایک ایسا معاملہ اپنے درکانیوں اور قبائلی عمائدین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں جو ان کے دل کے نہایت قریب ہے ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطا کیے ہیں مگر عملی طور پر انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا وزیر اعلیٰ بلوچستان نے واضح کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں انہوں نے تجویز دی کہ ایک ایسی جامع نشست منعقد کی جائے جس میں ان حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں تاکہ اجتماعی مشاورت سے ایک نیا مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جا سکے میر سرفراز بگٹی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ دہائیوں سے چلے آ رہے بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہو چکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں انہوں نے زور دیا کہ ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے سیاسی اور سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ میر سرفراز بگٹی تاریخ کے پہلے پڑھے لکھے، باشعور اور جدید سوچ کے حامل چیف آف قبائل ہیں جنہوں نے اپنی قوم سے پہلی ہی تقریر میں خواتین کو معاشرتی مقام، تعلیم اور حقوق دینے پر کھل کر بات کی مبصرین کے مطابق یہ خطاب نہ صرف بگٹی قبیلے بلکہ مجموعی طور پر بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں مثبت تبدیلی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری چیلنج ہے، سرفراز بگٹی

قبائل اور ریاست کے درمیان مضبوط تعلق ہو گا تب ایشوز حل ہوتے نظر آئیں گے

کوئٹہ (آن لائن) چیف آف بگٹی قبائل وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال نے بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے بلوچستان کے قبائل کی صورتحال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی

> ریاست کا اپنا ایک کردار ہوتا ہے اگر قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور ربط ہو گا تو پھر یہ مسائل حل ہوتے ہوئے نظر آئیں گے

ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنے آبائی علاقے ڈیرہ بگٹی میں چیف آف بگٹی قبائل کی دستار بندی کے موقع پر نجی ٹی وی چینل ہم نیوز سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ یہ عہدہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، قبائل کی موجودہ صورت حال میں بیک وقت قبیلے کا عہدہ اور حکومتی ذمہ داری ایک چیلنج ہے میری فیملی، قبیلے اور تمام بڑوں نے یہ ذمہ داری مجھے اہل سمجھتے ہوئے میرے ناتواں کندھوں پر ڈالی ہے بلوچستان کے قبائل کی صورت حال کی تمام تر ذمہ داری سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی، ریاست کا بھی اپنا ایک کردار ہوتا ہے اگر قبائل اور ریاست کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور ربط ہو گا تب جا کر یہ ایشوز حل ہوتے نظر آئیں گے، ورنہ ممکن نہیں چھوٹے چھوٹے قبائل کے آپسی مسئلے تو حل کیے جا سکتے ہیں، لیکن وہ قبیلے جن کے دو دو سو، تین تین سو لوگ قتل ہو چکے ہیں، جو ریاست کے ساتھ کھڑے ہیں یا جو ریاست کے خلاف کھڑے ہیں، ان کو کیسے بٹھایا جائے میری کوشش ہوگی کہ تمام لوگوں کو ساتھ لیکر چل سکوں دوسرا چیلنج لڑکیوں کی تعلیم ہے، لڑکیوں کی تعلیم کی صورت حال بہتر ہونے کو اپنی کامیابی سمجھوں گا ڈیرہ بگٹی میں جو ترقی آپ نے دیکھی اس کے پیچھے پروگریسو مائنڈ ہے جب آپ کا لوگوں سے تعلق ہوتا ہے تو آپ ان کی ترقی اور بہتری کے لیے کام کرتے ہیں وہ تین چیزیں ترجیحی بنیادوں پر پورے بلوچستان میں کرنے کی ضرورت ہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No

Page No.

Daily Qudrat Quetta

روزنامہ قدرت کوئٹہ

صفحات 8 قیمت 15 روپے — چیف ایڈیٹر نعمت اللہ

جلد 21 — بدھ 31 دسمبر 2025ء، 10 رجب المرجب 1447ھ — شمارہ 261

موقع ملا تو بلوچستان کی صورتحال میں واضح بہتری نظر آئے گی، میر سرفراز بگٹی

موجودہ حالات میں بیک وقت قبائلی عہدہ اور حکومتی ذمہ داری نبھانا ایک بڑا چیلنج ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان چیف آف بگٹی قبائل میر سرفراز بگٹی نے نجی ٹی وی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ قبائلی سربراہی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے بقیہ 22 صفحہ 6 پر

اور موجودہ حالات میں بیک وقت قبائلی عہدہ اور حکومتی ذمہ داری نبھانا ایک بڑا چیلنج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی فیملی، قبیلے اور تمام قبائلی عمائدین نے انہیں اہل سمجھتے ہوئے یہ ذمہ داری سونپی ہے، جسے وہ امانت سمجھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے قبائل کی موجودہ صورتحال کی تمام تر ذمہ داری صرف سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی بلکہ ریاست کا بھی اس میں ایک اہم کردار رہتا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRE
GENER
RELATION

نظامت اعلیٰ تعل
حکومت بلو

Bullet No.

Page No.

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال

چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین

جلد 80 | بدھ 31 دسمبر 2025ء، 10 رجب المرجب 1447ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 357

وزیر اعلیٰ بلوچستان

قبائلی معاشرہ کو ترقی تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہوگا

قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا

بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہوچکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں

بیکو (خ ن، یو این اے) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بحیثیت چیف آف بگٹی اپنی ترجمانی ایجنڈے کی بلوچی میں کی گئی تقریر میں خواتین کے حقوق، بالخصوص تعلیم کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک جرات مندانہ اور تاریخی مقف پیش کیا ہے جسے قبائلی سماج میں ایک فکری تبدیلی کی علامت قرار دیا جارہا ہے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ وہ ایک ایسا معاملہ اپنے زرکانیوں اور قبائلی عمائدین کے سامنے رکھنا چاہ ہیں جو ان کے دل کے نہایت قریب ہے ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو سب سے زیادہ حقوق عطا کیے ہیں مگر عملی طور پر انہوں نے اکثر قبائلی روایات اور خواتین کے حقوق کے درمیان تصادم دیکھا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا وزیر اعلیٰ بلوچستان نے واضح کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تمام وڈیرے، نواب صاحبان اور معتبرین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خصوصی طور پر خواتین کے حقوق پر سنجیدہ غور کریں انہوں نے تجویز دی کہ ایک ایسی جامع نشست منعقد کی جائے جس میں ان حقوق کا جائزہ لیا جائے جو یا تو سلب ہو چکے ہیں یا جو قبائلی نظام کی سختیوں کی نذر ہو گئے ہیں تاکہ اجتماعی مشاورت سے ایک نیا مثبت اور عادلانہ رواج متعارف کرایا جا سکے میر سرفراز بگٹی نے دوٹوک انداز میں کہا کہ دہائیوں سے چلے آرہے بعض روایتی رسم و رواج اب فرسودہ ہو چکے ہیں اور انہی کے باعث خواتین کے حقوق متاثر ہوتے رہے ہیں انہوں نے زور دیا کہ ان روایات کو ایک درست سمت دینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ قبائلی معاشرہ ترقی، تعلیم اور انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے سیاسی اور سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ میر سرفراز بگٹی تاریخ کے پہلے پڑھے لکھے، باشعور اور جدید سوچ کے حامل چیف آف راب ہیں جنہوں نے اپنی قوم سے پہلی ہی تقریر میں خواتین کو معاشرتی مقام، تعلیم اور حقوق دینے پر کھل کر بات کی مبصرین کے مطابق یہ خطاب نہ صرف بگٹی قبیلے بلکہ مجموعی طور پر بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں مثبت تبدیلی کی بنیاد بن سکتا ہے۔ دریں وزیر اعلیٰ بلوچستان چیف آف بگٹی قبائل میر سرفراز بگٹی نے نجی ٹی وی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ قبائلی سربراہی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور موجودہ حالات میں بیک وقت قبائلی عہدہ اور حکومتی ذمہ داری نبھانا ایک بڑا چیلنج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی فیملی، قبیلے اور تمام قبائلی عمائدین نے انہیں اہل سمجھتے ہوئے یہ ذمہ داری سونپی ہے، جسے وہ امانت سمجھ کر ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے قبائل کی موجودہ صورتحال کی تمام تر ذمہ داری صرف سرداروں پر نہیں ڈالی جا سکتی بلکہ ریاست کا بھی اس میں ایک اہم کردار ہوتا ہے۔ اگر قبائل اور ریاست کے درمیان مضبوط تعلق اور ربط قائم ہوگا تو مسائل حل ہوتے نظر آئیں گے، ورنہ یہ ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹے قبائل کے آپسی مسائل تو حل کیے جا سکتے ہیں، مگر وہ قبائل جن میں سینکڑوں لوگ قتل ہو چکے ہوں اور جو ریاست کے ساتھ یا ریاست کے خلاف کھڑے ہوں، انہیں ایک جگہ بٹھانا ایک انتہائی مشکل مرحلہ ہے، تاہم ان کی کوشش ہوگی کہ تمام لوگوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ چیف آف بگٹی قبائل نے کہا کہ ان کے لیے دوسرا بڑا چیلنج لڑکیوں کی تعلیم ہے اور اگر بلوچستان میں لڑکیوں کی تعلیم کی صورتحال بہتر ہو جاتی ہے تو وہ اسے اپنی سب سے بڑی کامیابی سمجھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بیکو میں جو ترقی نظر آتی ہے، اس کے پیچھے ایک پروگریسو مائنڈ سیٹ کارفرما ہے، کیونکہ جب لوگوں سے تعلق مضبوط ہوتا ہے تو ان کی ترقی اور بہتری کے لیے کام بھی کیا جاتا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے مزید کہا کہ پورے بلوچستان میں ترجیحی بنیادوں پر تین اہم شعبوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے، جن میں سب سے پہلے انفراسٹرکچر، اس کے بعد صحت اور پھر تعلیم شامل ہیں، اور حکومت بھی انہی شعبوں پر فوکس کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان سب سے بڑھ کر اہم مسئلہ روزگار ہے، کیونکہ حکومت سب کو نوکریاں نہیں دے سکتی، لیکن کم از کم ایسا ماحول اور مواقع ضرور فراہم کیے جا سکتے ہیں جس سے لوگوں کو باعزت روزگار میسر آئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آئندہ دو سے تین سال تک انہیں کام کرنے کا موقع ملا تو بلوچستان کی صورتحال میں واضح بہتری نظر آئے گی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ہر عوامی نمائندے کو چاہیے کہ وہ پورے بلوچستان اور کم از کم اپنے علاقے کی صورتحال بہتر بنانے پر توجہ دے، یہی اصل خدمت ہے۔

CamScanner

نوابزادہ امیر حمزہ زہری سے یونس عزیز زہری کی ملاقات، سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال

صوبائی حکومت عوامی مسائل کے حل اور پسماندہ علاقوں کی ترقی کو اولین ترجیح دے رہی ہے، صوبائی مشیر

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ زہری سے جمعیت علماء اسلام کے رہنما، بلوچستان اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی ملاقات، ملاقات میں صوبے کی مجموعی سیاسی، سماجی اور علاقائی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا، بلوچستان کو درپیش چیلنجز، عوامی مسائل اور ترقیاتی ضروریات پر سیر حاصل گفتگو اور ضلع خضدار سمیت جھالاوان کے تمام علاقوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، بلدیاتی نظام کی بہتری، دیہی ترقی، تعلیم، صحت، پینے کے صاف پانی اور سڑکوں کے منصوبوں پر تفصیلی غور کیا گیا، نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے کہا کہ صوبائی حکومت عوامی مسائل کے حل اور پسماندہ علاقوں کی ترقی کو اولین ترجیح دے رہی ہے، بلدیاتی اداروں کو مضبوط بنا کر نچلی سطح تک اختیارات اور وسائل کی منتقلی پر کام جاری ہے۔ قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری نے کہا کہ بلوچستان کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کے لیے تمام سیاسی قوتوں کو مل کر کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اختلاف رائے کے باوجود عوامی مفاد کے معاملات پر مشترکہ جدوجہد ناگزیر ہے۔ ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان بالخصوص خضدار اور جھالاوان کی ترقی، امن و استحکام اور عوامی خوشحالی کے لیے باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔

بلوچستان کے عوام کو حقوق دلانا ہماری اولین ترجیح ہے، شعیب نوشیروانی

این ایف سی کے تحت صوبے کے حصے کے تعین کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے، اجلاس

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر خزانہ ومعدنیات میر شعیب نوشیروانی کے زیر صدارت محکمہ خزانہ کے افسران و کنسلٹنٹس کا نیشنل فنانس کمیشن کی تیاریوں کے حوالے سے مشاورتی جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ صوبائی وزیر خزانہ کو نیشنل فنانس کمیشن این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے فنانس کی ٹیم نے صوبے کے معاشی ضروریات و اخراجات اور محاصل پر تفصیلی بریفنگ دی۔ تیاریوں اور مشاورت کا بنیادی مقصد صوبے کے ہر سیکٹر کا قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے حوالے سے بلوچستان کے عوامی مفادات کا تحفظ، صوبے کے معاشی حقوق کی مکمل نمائندگی اور آئینی حصہ دلانے کے لیے موثر حکمت عملی تیار کرنی ہے، صوبائی وزیر خزانہ نے اس موقع پر کہا کہ بلوچستان کے عوام کے معاشی و معاشرتی حقوق دلانا ہماری اولین ترجیح ہے۔ ہم این ایف سی کے تحت صوبے کے حقدارانہ حصے کے تعین کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ہماری کوشش ہے کہ وفاق سے صوبے کے لیے منصفانہ حقوق کی حصول یقینی بنائی جائے کیونکہ ہمارا صوبہ دیگر صوبوں کی نسبت زیادہ پسماندہ ہے انہوں نے مزید کہا کہ صوبائی محکمہ خزانہ نے این ایف سی ایوارڈ کے لیے ایک جامع اور تحقیقی حکمت عملی تیار کی ہے جس میں بلوچستان کی آبادی، پسماندگی، رقبہ اور دیگر اہم عوامل کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ ہم وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر بلوچستان کے عوام کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائیں گے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ

Balochistan Times
92 NEWS MEDIA GROUP
balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk
gd No. B.C.6 VOL XLV No. 1325 QUETTA Wednesday December 31, 2025 / Rajabul-Murajjab 10, 1447

Bugti makes historic advocacy for women rights and education

Staff Report

BEKAR: Balochistan Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti in his seminal speech delivered in the Balochi language outlining his priority agenda as the Chief of the Bugti tribe, has presented a bold and historic stand by giving women's rights, especially female education, a central and unambiguous position, which is being widely described as a clear sign of an intellectual and social change in the traditional tribal society.

Addressing his nation formally, Mir Sarfaraz Bugti said that he earnestly wants to put a critical issue in front of his respected Zarkanis and senior tribal elders that is very close to his personal heart. He stated that Allah Almighty has given women the most comprehensive rights in Islam, but in practical societal practice, he has often observed a stark conflict between rigid tribal traditions and women's God-given rights, as a direct result of which women have been systematically deprived of their legitimate religious and social rights.The Chief Minister of Balochistan made it unequivocally clear that now is the definitive time for all the elders, Nawabs and community dignitaries to gather on one unified platform and give serious and sincere consideration to the rights of women in particular. He formally suggested that such a comprehensive and representative tribal meeting be convened. In which the rights that have either been taken away historically or have been subjected to the rigors of the outdated tribal system should be thoroughly reviewed so that a new positive and just custom can be introduced beneficially through collective consultation and consensus. Mir Sarfaraz Bugti categorically said that some traditional customs and archaic traditions that have been going on for decades have now become obsolete and due to their persistence, women's fundamental rights have been negatively affected. He stressed emphatically that giving these traditions a progressive and right direction is the most important need of the hour so that the entire tribal society can be in harmony with the modern requirements of development, education and social justice Informed political and social circles observe that Mir Sarfaraz Bugti is notably the first educated, consciously aware and modern-thinking chief of the tribe in its recorded history, who spoke openly and courageously about giving women their rightful social status, access to education and comprehensive rights in his very first policy speech to his nation. According to seasoned observers, this groundbreaking speech can potentially become the foundational basis for positive and transformative change not only within the Bugti tribe but also in the broader tribal society of Balochistan as a whole.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. Dated: 31 DEC 2025 Page No.

سرکاری ملازمین کے ہڑتال، دھرنے اور گھیراؤ پر پابندی

گورنمنٹ کنڈکٹ رولز 1979 میں ترمیم کر دی گئی

دو سرکاری نوکریاں رکھنے پر ملازمت سے برطرفی، سرکاری ملازمین کو نجی اداروں، ٹرسٹ یا این جی اوز سے وابستگی کی اجازت نہیں ہوگی، تعلیم بھی لازمی خدمات میں شامل

یونین یا ایسوسی ایشن کا قیام چیف سیکرٹری کی منظوری سے مشروط، غیر منظور ایسوسی ایشن کی رکنیت پر پابندی عائد، سرکاری دفتر کے گھیراؤ یا تالہ بندی پر فوجداری کارروائی ہوگی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان حکومت نے بلوچستان گورنمنٹ سروس کنڈکٹ رولز 1979 میں ترمیم کرتے ہوئے سرکاری ملازمین پر ہڑتال، دھرنے اور گھیراؤ میں شرکت پر مکمل پابندی عائد کر دی۔ تفصیلات کے مطابق۔ گورنر بلوچستان کی منظوری کے بعد چیف سیکرٹری بلوچستان کے نوٹیفکیشن کے مطابق سرکاری ملازمین کے کنڈکٹ رولز میں ترامیم کردی گئی ہیں جن کے تحت سرکاری ملازمین پر ہڑتال، دھرنے اور گھیراؤ میں شرکت پر مکمل پابندی ہوگی، نئی ترامیم میں کسی بھی قسم کی ہڑتال کو بدعنوانی اور مس کنڈکٹ قرار دے دیا گیا، اعلامیے کے مطابق دو سرکاری نوکریاں بیک وقت رکھنے پر ملازمت سے برطرفی اور مقدمہ ہوگا، سرکاری ملازمین کو نجی اداروں، ٹرسٹس اور این جی اوز سے وابستگی کی اجازت نہیں ہوگی، یونین یا ایسوسی ایشن کا قیام چیف سیکرٹری بلوچستان کی اجازت سے مشروط ہوگا، غیر منظور شدہ ایسوسی ایشن کی رکنیت پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ اعلامیے کے مطابق سرکاری دفاتر کی دیواروں پر پوسٹرز اور نوٹس لگانے پر بھی پابندی عائد ہوگی، سرکاری ملازمین کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال کے نئے قواعد کے تحت حکومتی امور پر سوشل میڈیا پر بحث یا معلومات شیئر کرنے پر پابندی عائد کردی گئی ہے، سرکاری دفتر کی گھیراؤ یا دفتری تالہ بندی پر فوجداری کارروائی ہوگی، ہڑتال کے باعث غیر حاضری کو بریک ان سروس تصور کیا جائے گا، ایسوسی ایشن کی خلاف ورزی پر رجسٹریشن منسوخ کی جاسکے گی، چیف سیکریٹری کو ایسوسی ایشنز کی منظوری اور منسوخی کا اختیار حاصل ہوگا جبکہ سرکاری ملازم پرائیویٹ کاروبار، ملازمت یا کام نہیں کرسکیں گے۔

کوئٹہ (خ ن) حکومتِ بلوچستان نے صوبے میں تعلیمی سرگرمیوں کے تسلسل اور عوامی مفاد کے پیش نظر ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے تعلیمی خدمات کو ضروری خدمات قرار دے دیا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر SO(عدالتی) 37 - Edn:/1028-2025/12-1 کے مطابق، بلوچستان اسنشل ایجوکیشن سروسز ایکٹ، 2019 پہلے ہی نافذ العمل ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق مذکورہ ایکٹ کے تحت تعلیمی خدمات سے وابستہ افراد کی جانب سے ہڑتال، تالہ بندی یا کسی بھی نوعیت کے غیر قانونی اقدامات پر پابندی عائد ہے، جبکہ ایسے اقدامات کی صورت میں سزا کے لیے بھی قانونی انتظامات موجود ہیں۔ اس قانون کا مقصد صوبے میں تعلیم کی فراہمی کو اس کے حقیقی تناظر میں منظم اور بلا تعطل یقینی بنانا ہے۔ مزید برآں، بلوچستان اسنشل ایجوکیشن سروسز ایکٹ، 2019 کے سیکشن 6 کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے، محکمہ سکول ایجوکیشن نے عوامی مفاد میں فوری طور پر صوبے کے کسی بھی تعلیمی ادارے میں ہڑتال، تالہ بندی یا کسی بھی دیگر غیر قانونی عمل پر چھ (06) ماہ کے لیے پابندی عائد کر دی ہے۔ اس فیصلے کا اطلاق فوری طور پر ہوگا۔

حکومت ملکی ترقی کے لیے سنجیدہ اور عملی اقدامات کر رہی ہے، سیدال خان

بلوچستان میں امن وامان کیلئے واضح پالیسی اور مضبوط سیکورٹی حکمت عملی موجود ہے، گفتگو

کوئٹہ / اسلام آباد (این این آئی) ڈپٹی چیئرمین سینیٹ، سینیٹر سیدال خان سے ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے قبائلی عمائدین، قبائلی سرداروں، سول سوسائٹی کے نمائندوں، وکلا، طلبہ اور دیگر نے پارلیمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی۔ وفود نے ملک کے پسماندہ علاقوں بالخصوص صوبہ بلوچستان، خیبر پختونخوا، سندھ کے دیہی علاقوں اور جنوبی پنجاب کے دیہات میں عوام کو درپیش سنگین مسائل سے ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کو تفصیلی طور پر آگاہ کیا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سینیٹر سیدال خان نے کہا کہ موجودہ حکومت اتحادی جماعتوں کے ساتھ مل کر ملک بھر کی ترقی کے لیے سنجیدہ اور عملی اقدامات کر رہی ہے اور صوبہ بلوچستان کو خصوصی ترجیح دی جا رہی ہے۔ بلوچستان اور دیگر پسماندہ علاقوں کے دیرینہ مسائل کے حل کے لیے موثر حکمت عملی کے تحت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کے قیام کے لیے حکومت کی واضح پالیسی اور مضبوط سیکیورٹی حکمت عملی موجود ہے، جس کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ بہتر سیکیورٹی صورتحال نہ صرف عوام کے تحفظ کو یقینی بنا رہی ہے بلکہ تجارت، سرمایہ کاری اور معاشی سرگرمیوں کے فروغ میں بھی معاون ثابت ہو رہی ہے۔

MASHRIQ QUETTA

FPCCI اور افغانستان چیمبر آف کامرس کے عہدیداروں کا آن لائن اجلاس

پاکستان و افغانستان کے مابین دوطرفہ تجارت کی بحالی سے متعلق غور وخوض کیا گیا

چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کوئٹہ کے صدر محمد ایوب مریانی نے خصوصی شرکت کی

کوئٹہ (آئی این پی) فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FPCCI) اور افغانستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے مابین دوطرفہ تجارت کے فروغ، تجارتی روابط کے استحکام اور حالیہ سرحدی کشیدگی کے باعث متاثر ہونے والے کاروباری معاملات پر غور کے لیے زوم لنک کے ذریعے ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں صدر ایف پی .... بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر

سی سی آئی عاطف اکرام شیخ اور صدر افغانستان چیمبر محترم الکوزئی، چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کوئٹہ بلوچستان کے صدر محمد ایوب مریانی، یونائیٹڈ بزنس گروپ کامرس کے سرپرست اعلیٰ ایس ایم تنویر، خیبر پختونخوا چیمبر آف کامرس کے صدر جواد حسین کاظمی، نائب صدر فیڈریشن آف پاکستان اشفاق احمد، وزیرستان چیمبر کے صدر حاجی قادر اللہ وزیر، کرام چیمبر کے صدر علی احمد، مہمند چیمبر کے صدر امیر محمد سمیت پاکستان کے مختلف چیمبرز آف کامرس کے صدور و نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں پاکستان و افغانستان کے مابین دو طرفہ تجارت کی بحالی، تاجروں کو درپیش مشکلات اور تجارتی رکاوٹوں کے خاتمے کے حوالے سے غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس کا بنیادی مقصد دونوں برادر ہمسایہ ممالک کے درمیان حالیہ حالات کے باعث متاثر ہونے والی تجارتی سرگرمیوں کو بحال کرنا، باہمی مشاورت کے ذریعے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنا اور سرحد پار تجارت کو درپیش مسائل کا پائیدار حل تلاش کرنا تھا اس سلسلے میں اجلاس کے شرکاء نے تفصیلی تبادلہ کیا۔

MASHRIQ QUETTA

کرخسہ نیشنل پارک: شکار پر پابندی پکنک کی مشروط اجازت

نئے قواعد کے تحت عوام کو تفریح اور پکنک کیلئے داخلے کی اجازت ہوگی، کمشنر کوئٹہ

صرف ڈیم تک جانے کی اجازت ہوگی، پارک کا باقی علاقہ بند قرار دیا جائے گا

کوئٹہ (خ ن) کمشنر کوئٹہ ڈویژن شاہزیب خان کاکڑ کی زیر صدارت امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر کرخسہ ریکریشنل ایریا بزار گئی چلتن نیشنل پارک کی ممکنہ بندش سے متعلق سفارشات پر ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی، ایس ایس پی آپریشن کیپٹن (ر) آصف خان، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر آغا سمیع اللہ، اسسٹنٹ .... بقیہ 50 صفحہ نمبر 7 پر

کمشنر پولیٹیکل محمد کلیم اور محکمہ جنگلات کے افسران نے شرکت کی اجلاس میں امن وامان کی موجودہ صورتحال کے تناظر میں پارک کی بندش یا دیگر حفاظتی اقدامات پر تفصیلی غور کیا گیا اجلاس کے دوران سیکورٹی خدشات، پارک کے وسیع رقبے کو محفوظ رکھنے میں درپیش مشکلات اور عوامی سہولیات خصوصاً واٹر سپلائی کے حوالے سے اہم نکات اٹھائے گئے شرکاء کو مطلع کیا گیا کہ کرخسہ نیشنل پارک کا رقبہ انتہائی وسیع ہے اور یہ مستونگ تک جاتا ہے اس بڑے رقبے پر سیکورٹی فراہم کرنا نہایت مشکل ہے علاوہ ازیں پارک میں واٹر سپلائی کے لیے واسا کے ٹیوب ویلز فعال ہیں پابندی سے واسا کے اہم کام پر منفی اثرات مرتب ہونے کا خدشہ موجود ہے۔ اجلاس سے خطاب میں کمشنر کوئٹہ ڈویژن شاہزیب خان کاکڑ نے کہا کہ کرخسہ نیشنل پارک کوئٹہ کے شہریوں کے لیے ایک اہم تفریحی مقام ہے اور شہر میں محدود تفریحی مقامات کے پیش نظر اس کی بندش سے عوام محروم ہو جائیں گے

2025 دہشتگردی کے 940 واقعات 827 افراد شہید ہوئے

78 ہزار آپریشنز 845 دہشتگردوں کو ہلاک کیا گیا

شہید ہونیوالوں میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سوراب سمیت سیکورٹی فورسز پولیس اور لیویز کے 287 افسران واہلکار اور 440 شہری شامل، 1349 زخمی ہوئے

کوئٹہ (نسیم حمید یوسف زئی) بلوچستان میں کئی دہائیوں سے جاری دہشت گردی کا نہ رکنے والا سلسلہ 2025 میں بھی جاری رہا۔رواں سال دہشت گردی کے واقعات گزشتہ سال کی نسبت اضافہ ہوا ہر سال کی طرح بلوچستان پولیس لیویز اور سیکورٹی اداروں کے جوانوں نے امن کے قیام کو یقینی بنانے کے لئے بے تحاشا قربانیاں پیش کیں۔صوبے میں ٹارگٹ کلنگ' فائرنگ حملوں، آئی ای ڈی، دستی بم، لینڈ مائنز، راکٹ حملوں، اور چھ خودکش حملوں سمیت دہشت گردی کے 940 واقعات میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو سوراب سمیت 827 افراد جان کی بازی ہار گئے جن میں سیکورٹی فورسز پولیس اور لیویز کے 287 افسران واہلکار اور 440 شہری شامل ہیں۔جبکہ 1349 افراد زخمی ہوئے۔ سیکورٹی فورسز نے 78 ہزار آپریشنز میں 745 دہشت گردوں کو ہلاک کیا۔بی ایل اے'بی ایل ایف اور ٹی ٹی پی نے واقعات کی ذمہ داریاں قبول کیں۔انتہائی معتبر ذرائع سے موصول ہونیوالے اعداد وشمار کے مطابق بلوچستان میں کئی دہائیوں سے جاری دہشت گردی کا نہ رکنے والا سلسلہ بدستور جاری ہے 2025 میں صوبے میں ٹارگٹ کلنگ' فائرنگ حملوں، آئی ای ڈی، دستی بم، لینڈ مائنز، راکٹ حملوں، اور چھ خودکش حملوں 940 واقعات پیش آئے جس میں سوراب کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو ہدایت اللہ بلیدی' سیکورٹی فورسز کے 227' پولیس کے 43 اور لیویز کے 17 افسران واہلکار اور 440 شہری جان کی بازی ہار گئے جبکہ سیکورٹی فورسز' پولیس اور لیویز 503 افسران واہلکاروں سمیت 1349 افراد زخمی ہوئے سب سے زیادہ دہشت گردی کے تربت میں 109 قلات میں 88 آواران میں 75 کچھی بولان میں 73 کوئٹہ میں 165 مستونگ میں 57 چاغی/جگور میں 43 خضدار میں 39 سوراب میں 37 گوادر میں 35 نصیر آباد میں 35 ڈیرہ بگٹی میں 27 خاران میں 27 کیچ میں 23 جعفر آباد میں 17 پشین میں 17 نوشکی میں 14 بارکھان ہرنائی' قلعہ عبداللہ' واشک میں 13 حب میں 11 دکی میں 11 کوہلو میں 11 اوستہ محمد میں 11 ژوب میں 10 چاغی اور قلعہ سیف اللہ میں 9 جبل مگسی میں چھ واقعات رونما ہوئے ذرائع نے بتایا کہ رواں سال بم دھماکوں کے 265 دستی بم حملوں کے 213 سیکورٹی فورسز' پولیس' لیویز پر 117 سرکاری عمارتوں کو آگ لگنے کے 93 اور بارودی سرنگ کے 75 واقعات ہوئے۔

بلوچستان: سرکاری ملازمین کی ہڑتال اور دھرنوں پر پابندی، نوٹیفکیشن جاری

2 نوکریوں، نجی اداروں سے وابستگی اور سوشل میڈیا پر حکومتی امور پر تبصرے پر بھی پابندی' گورنر کی منظوری سے قواعد میں ترمیم، ہڑتال کو بدعنوانی قرار دے دیا گیا

یونین یا ایسوسی ایشن کی منظوری چیف سیکرٹری بلوچستان سے مشروط ہوگی' سرکاری دفتر کے گھیراؤ یا دفتری تالہ بندی پر فوجداری کارروائی ہوگی

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان حکومت نے بلوچستان گورنمنٹ سرونٹس کنڈکٹ رولز 1979 میں ترمیم کرتے ہوئے سرکاری ملازمین کے لیے قوانین کو مزید سخت کر دیا۔گورنر بلوچستان کی منظوری سے چیف سیکرٹری بلوچستان کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق سرکاری ملازمین کے کنڈکٹ رولز میں ترامیم کردی گئی ہیں جن کے تحت سرکاری ملازمین پر ہڑتال، دھرنے اور گھیراؤ میں شرکت پر مکمل پابندی ہوگی، نئی ترامیم میں کسی بھی قسم کی ہڑتال کو بدعنوانی اور مس کنڈکٹ قرار دے دیا گیا، اعلامیے کے مطابق دو سرکاری نوکریاں بیک وقت رکھنے پر ملازمت سے برطرفی اور مقدمہ ہوگا سرکاری ملازمین کو نجی اداروں،

بقیہ نمبر 50 صفحہ 5 پر

ٹرسٹس اور این جی اوز سے وابستگی کی اجازت نہیں ہوگی یونین یا ایسوسی ایشن کی منظوری چیف سیکرٹری بلوچستان سے مشروط ہوگی غیر منظور شدہ ایسوسی ایشن کی رکنیت پر پابندی عائد کر دی گئی ہے اعلامیے کے مطابق سرکاری دفاتر کی دیواروں پر پوسٹرز اور نوٹس لگانے پر بھی پابندی عائد ہوگی، سرکاری ملازمین کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال کے نئے قواعد کے تحت حکومتی امور پر سوشل میڈیا پر بحث یا معلومات شیئر کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے سرکاری دفتر کی گھیراؤ یا دفتری تالہ بندی پر فوجداری کارروائی ہوگی ہڑتال کے باعث غیر حاضری کو بریک ان سروس تصور کیا جائے گا ایسوسی ایشن کی خلاف ورزی پر رجسٹریشن منسوخ کی جا سکے گی، چیف سیکرٹری کو ایسوسی ایشنز کی منظوری اور منسوخی کا اختیار حاصل ہوگا جبکہ سرکاری ملازم پرائیویٹ کاروبار، ملازمت یا کام نہیں کر سکیں گے۔

حب: کوچز تحویل میں لینے کیخلاف ٹرانسپورٹرز کا احتجاج، کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ بلاک

ہزاروں چھوٹی بڑی گاڑیاں پھنس گئیں' مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا' کوچز میں غیر ملکی اسمگل شدہ سامان تھا' کسٹم ذرائع

تمام چیک پوسٹوں سے معاملات طے کرنے کے بعد حب پہنچنے پر کارروائی زیادتی ہے' ٹرانسپورٹرز، چار گھنٹے کی تاخیر سے مذاکرات احتجاج ختم

حب (نمائندہ انتخاب) گڈانی کسٹمز کی حب میں 4 کوچز کو تحویل میں لینے کے خلاف کوچ ٹرانسپورٹ یونین کا احتجاج، بھوانی کے مقام پر کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ٹریفک کیلئے بند کردی، احتجاج کی وجہ سے بڑی تعداد میں چھوٹی بڑی مال اور مسافر بردار گاڑیاں پھنس گئیں، مظاہرین سے مذاکرات اور قومی شاہراہ کو کھلوانے میں تاخیر کے سبب ٹریفک جام اور احتجاج میں پھنسے مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا،اس حوالے سے بتایا جاتا ہے کہ منگل کو گڈانی کسٹمز نے حب شہر میں مقامی ہوٹل کے قریب کھڑی 4 کوچز کو تحویل میں لے لیا، کسٹم ذرائع کے مطابق مذکورہ کوچز میں غیر ملکی اسمگل شدہ

بقیہ نمبر 61 صفحہ 5 پر

سامان تھا جبکہ ٹرانسپورٹرز کا کہنا ہے کہ وہ تمام چیک پوسٹوں سے تمام مبینہ معاملات طے کر کے حب تک پہنچے ہیں اسکے بعد کارروائی کرنا اور گاڑیاں تحویل میں لینا زیادتی ہے، کسٹم کارروائی کے بعد کوچ ٹرانسپورٹ یونین نے احتجاج کرتے ہوئے حب شہر کے قریب بھوانی مغربی بائی پاس چوک پر رکاوٹیں کھڑی کر کے کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ N25 کو بلاک کر دیا جسکی وجہ سے قومی شاہراہ پر ہر طرح کی ٹریفک معطل ہوگئی اور بڑی تعداد میں چھوٹی اور بڑی مال اور مسافر بردار گاڑیاں پھنس گئیں۔ٹرانسپورٹرز کے احتجاج کا سلسلہ رات تک جاری رہا لیکن چار گھنٹے کی تاخیر کے بعد مظاہرین سے مذاکرات کیے گئے جس پر ٹرانسپورٹرز نے احتجاج ختم کیا تاہم قومی شاہراہ پر ٹریفک کی بحالی میں کئی گھنٹے لگ گئے جسکی وجہ سے احتجاج میں پھنسے مسافروں بالخصوص ایمبولنس میں سوار مریضوں کو شدید اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily JANG QUETTA

Bullet No Dated 31 DEC 2025 Page No.

کوئٹہ سمیت شمالی بلوچستان میں بارش و برفباری، پھسلن کے باعث 5 افراد زخمی

گوادر، پشین، زیارت، قلعہ سیف اللہ، مسلم باغ و دیگر علاقوں میں شدید بارش، زیارت، خانوزئی، کان مہترزئی اور توبہ اچکزئی میں برفباری ہوئی

کوئٹہ/پشین (آن لائن/ نامہ نگار) وادی کوئٹہ سمیت بلوچستان کے شمالی علاقوں میں گزشتہ شب ہونے والی شدید بارش اور پہاڑوں نے سفید چادر اوڑھ لی بارش اور برفباری کے باعث سردی کی شدت میں اضافہ ہوگیا جبکہ مختلف علاقوں میں گیس پریشر میں کمی اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے باعث شہریوں کی مشکلات بڑھ گئیں۔ کان مہترزئی کے علاقے میں پھسلن کے باعث دو گاڑیوں میں تصادم کے نتیجے میں خاتون بچوں سمیت 5 افراد زخمی ہو گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پی ڈی ایم اے کی

افراد اور لاکھوں کاروباروں کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں مدد دے گی، معاہدے کی مالی تفصیلات ظاہر نہیں کی گئی ہیں، مانس کا کہنا ہے کہ وہ ایک ارب ڈالر آمدن والی تاریخ کی تیز ترین سٹارٹ اپ بن چکی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ٹیکنالوجی کی عالمی کمپنی میٹا نے اعلان کیا ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت کی اسٹارٹ اپ کمپنی مانس کو خرید رہی ہے، جو 2022 میں چین میں قائم ہوئی تھی اور حال ہی میں سنگاپور منتقل ہوئی، یہ معاہدہ امریکا اور چین کے درمیان شدید ٹیکنالوجی مسابقت کے ماحول میں ایک نادر مثال سمجھا جا رہا ہے۔ میٹا کے مطابق مانس کا خودمختار اے آئی ایجنٹ، جو کم سے کم انسانی مداخلت کے ساتھ منصوبہ بندی، عملدرآمد اور مکمل کام کی تیاری کی صلاحیت رکھتا ہے، اب میٹا کے صارفین اور کاروباری مصنوعات، بشمول میٹا اے آئی، میں شامل کیا جائے گا۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ یہ ٹیکنالوجی اربوں افراد اور لاکھوں کاروباروں کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں مدد دے گی۔ مانس کے بانی اور چیف ایگزیکٹو شاؤ ہونگ نے اس معاہدے کو خودکار اے آئی پر شک کرنے والوں کے لیے ایک واضح جواب قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ اس دور کا آغاز ہے جہاں اے آئی صرف بات نہیں کرے گی بلکہ عملی طور پر کام بھی کرے گی۔ معاہدے کی مالی تفصیلات ظاہر نہیں کی گئیں، تاہم مانس کا دعویٰ ہے کہ وہ سالانہ ایک ارب ڈالر سے زائد آمدن حاصل کرنے والی تاریخ کی تیز ترین اسٹارٹ اپ بن چکی ہے۔

MASHRIQ QUETTA

درسی کتب کی پرنٹنگ میں شفافیت برقرار، محکمہ خزانہ کو 1 ارب 25 کروڑ کی بچت

چیئرمین و سیکرٹری بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے لاگت میں نمایاں کمی کی

کوئٹہ (خ ن) محکمہ ثانوی ایجوکیشن نے تعلیمی سال 2026ء کیلئے درسی کتب کی پرنٹنگ کے ٹینڈرز میں شفافیت برقرار رکھتے ہوئے صوبائی خزانہ کو تقریبا ایک ارب 25 کروڑ روپے کی بچت فراہم کردی ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز خان بگٹی اور صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خان درانی کے وژن اور سیکرٹری محکمہ تعلیم اسفندیار خان کی واضح ہدایات کے مطا........ بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 پر

بق چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ گلاب خان خلجی اور سیکرٹری بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نیاز خان ترین نے گزشتہ سالوں کے مقابلے میں اس بار نہ صرف لاگت میں نمایاں کمی کی بلکہ کتابوں کی تعداد میں بھی ریکارڈ اضافہ کیا محکمے کی رپورٹ کے مطابق سال 2023-24 میں 92 لاکھ 54 ہزار 625 کتابیں 2 ارب 12 کروڑ 46 لاکھ روپے میں شائع کی گئیں، جبکہ سال 2024-25 میں 93 لاکھ 9 ہزار کتابوں کی اشاعت پر 1 ارب 8 کروڑ 66 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس کے برعکس سال 2025-26ء میں ایک کروڑ 15 لاکھ درسی کتابیں محض 88 کروڑ 31 لاکھ روپے میں تیار کی گئیں، جو گزشتہ برسوں کی نسبت غیر معمولی بچت ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے امسال 0.65 پیسہ فی صفحہ کے حساب سے کتابوں کی اشاعت ممکن بنائی، جو دیگر صوبوں کے مقابلے میں کم ترین ہے مثال کے طور پر خیبر پختونخوا میں یہی لاگت 0.79 پیسہ فی صفحہ رہی۔ اسکول ڈائریکٹوریٹ کے مطابق رواں تعلیمی سال کیلئے ایک کروڑ 15 لاکھ کتابوں کی ڈیمانڈ کی گئی، جو گزشتہ سال کی نسبت 22 لاکھ زیادہ ہے

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily MASHRIQ QUETTA

Bullet No. Dated 31 DEC 2025 Page No.

حکومت اپنے اعلانات پر عملدرآمد میں ناکام دکھائی دے رہی ہے، پشتونخوا نیپ

ریٹائرڈ لیویز ملازمین تین سال سے پرامن، آئینی اور قانونی جدوجہد کر رہے ہیں جنہیں مسلسل نظرانداز کیا جارہا ہے، نصراللہ زیرے

30 سے 40 سال تک خدمات انجام دینے والے ملازمین کو جائز حق سے محروم رکھا جارہا ہے جو قبول نہیں، احتجاجی کیمپ سے خطاب

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے صوبائی صدر نصراللہ خان زیرے نے کہا ہے کہ فیڈرل لیویز فورس کے ریٹائرڈ ملازمین کے مطالبات مکمل طور پر قانونی اور آئینی ہیں، تاہم صوبائی حکومت اپنے اعلانات اور وعدوں پر عمل درآمد میں مسلسل ناکام دکھائی دے رہی ہے، جس کے باعث بزرگ اور ریٹائرڈ ملازمین شدید ذہنی و معاشی اذیت سے دوچار ہیں۔ انہوں نے یہ بات پارٹی وفد کے ہمراہ کوئٹہ پریس کلب کے سامنے قائم فیڈرل لیویز فورس کے احتجاجی کیمپ سے خطاب کرتے ہوئے کہی اس موقع پر ریٹائرڈ لیویز ملازمین نے وفد کو آگاہ کیا کہ .... بقیہ 39 صفحہ نمبر 7 پر

وزیر اعلیٰ نے 27 مئی 2024ء کو خود ان کے احتجاجی کیمپ میں مطالبات کو جائز قرار دیتے ہوئے فوری نوٹیفکیشن اور عمل درآمد کی یقین دہانی کرائی تھی، مگر ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود عملی پیش رفت نہ ہو سکی نصراللہ خان زیرے نے کہا کہ ریٹائرڈ لیویز ملازمین گزشتہ تین سال سے پرامن، آئینی اور قانونی جدوجہد کر رہے ہیں عدالتی فورمز، اسمبلی کے سامنے احتجاج، ریلیاں اور مذاکرات کے باوجود انہیں مسلسل نظرانداز کیا جارہا ہے۔ کابینہ اور اسمبلی سے منظور شدہ گولڈن ہینڈ شیک کے فیصلے کے باوجود ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے تاخیری حربے اختیار کرنا نہ صرف ناانصافی بلکہ بنیادی انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے انہوں نے کہا کہ ایک طرف حکومت اربوں روپے شاہانہ اخراجات اور کرپشن پر خرچ کر رہی ہے جبکہ دوسری طرف 30 سے 40 سال تک خدمات انجام دینے والے ریٹائرڈ ملازمین کو ان کے جائز حق سے محروم رکھا جا رہا ہے، جو کسی صورت قابل قبول نہیں آخر میں انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت کی مسلسل بے حسی کے باعث فیڈرل لیویز فورس ملازمین کے پرامن احتجاجی دھرنا دینے پر مجبور ہو گئے ہیں، جس کی مکمل اخلاقی اور سیاسی حمایت پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی جاری رکھے گی۔

صورتحال ابتر، کاروباری شخصیات کے بچوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، مالک بلوچ

اغواء کار ہمارے بچوں کو اٹھا رہے ہیں، حکومت کا رویہ بھی بلوچستان کی ترقی کو متاثر کر رہا ہے، سربراہ نیشنل پارٹی

بلوچستان میں مسلح سرگرمیوں کے باعث ترقی کا عمل رکا ہوا ہے، دونوں فریقین اپنی پالیسی اور اسٹرٹیجی پر غور کریں، سابق وزیراعلیٰ

تربت (یو این اے) نیشنل پارٹی کے سربراہ اور سابق وزیراعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے ضلع کیچ میں اغواء برائے تاوان کی بڑھتی ہوئی وارداتوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہو چکی ہے اور ذمہ دار افراد و کاروباری شخصیات کے بچوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ ایک جانب اغواء کار ہمارے بچوں کو اٹھا رہے ہیں جبکہ دوسری جانب حکومت کا موجودہ رویہ بھی بلوچستان کی ترقی کو متاثر کر رہا ہے ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے مطابق صوبے میں کئی سڑکیں بننے کے باوجود مسائل کا شکار......... بقیہ 31 صفحہ نمبر 7 پر

ہیں، تربت تا مند روڈ اس وقت عوام کیلئے عذاب سے کم نہیں، فنڈز کی موجودگی کے باوجود وہاں روزانہ حملے ہو رہے ہیں سابق وزیراعلیٰ نے بتایا کہ گزشتہ روز کولواہ اور ہوشاپ تا آواران سڑک کے منصوبے میں بھی ٹھیکیداروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کا کہنا تھا کہ ماضی میں انسرجنسی کے حالات میں بھی ترقیاتی کام نہیں روکے جاتے اور نہ ہی عام آدمی کو اس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے کہا کہ اس وقت بلوچستان انتہائی مشکل حالات سے گزر رہا ہے، جہاں ایک جانب ریاستی طرز عمل اور دوسری جانب مسلح سرگرمیوں کے باعث ترقی کا عمل رکا ہوا ہے، اس لئے دونوں فریقوں کو اپنی پالیسی اور اسٹرٹیجی پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

INTEKHAB QUETTA

عزت و وقار کے تحفظ کیلئے منظم احتجاجی تحریک ناگزیر ہے، پشتونخوا نیپ

حکومت نے عوام کو زندگی کے ہر شعبے میں شدید مشکلات سے دوچار کر رکھا ہے مسائل حل کرنے کی بجائے اضافہ کیا جارہا ہے، سید عبدالقادر آغا

کیسکو حکام کے عوام دشمن اقدامات شاہراہوں پر مسافروں کے ساتھ تضحیک آمیز اور پیٹرول پمپس کی بلاجواز بندش کیخلاف کل شروع ہونے والے احتجاج میں عوام شرکت یقینی بنائیں، یوسف کاکڑ

کوئٹہ (این این آئی) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے مرکزی سینئر سیکریٹری سید عبدالقادر آغا ایڈووکیٹ، مرکزی سیکریٹری مالیات یوسف خان کاکڑ، صوبائی ڈپٹی سیکریٹریز محمود ریاض، سید احسان آغا، سلیمان خان بازئی اور قیاس افغان نے کہا ہے کہ پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے زیر اہتمام یکم جنوری سے کیسکو حکام کے عوام دشمن اقدامات، مختلف شاہراہوں پر ایف سی چیک پوسٹوں پر عوام کے ساتھ تضحیک آمیز اور غیر انسانی سلوک، نیز مختلف اضلاع میں پیٹرول پمپوں کی بلاجواز بندش کے خلاف اور عوام کے جان، مال اور عزت و وقار کے تحفظ کے لیے ایک منظم اور بھرپور احتجاجی تحریک کا آغاز وقت کی اہم ترین ضرورت بقیہ نمبر 33 صفحہ 5 پر

بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے تمام عہدیداران اور کارکنان اس احتجاجی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی سیاسی و تنظیمی سرگرمیوں کو مزید تیز کریں اور ہر سطح پر عوام کی بھرپور شرکت کو یقینی بنائیں، تاکہ عوامی مسائل کے خلاف ایک مضبوط اور موثر آواز بلند کی جا سکے۔ رہنماؤں نے کہا کہ نام نہاد اور جعلی حکومت نے غریب اور محنت کش عوام کو زندگی کے ہر شعبے میں شدید مشکلات سے دوچار کر رکھا ہے۔ عوام کے مسائل حل کرنے کے بجائے حکمران طبقہ روز بروز ان میں اضافہ کر رہا ہے، جس کے نتیجے میں عام شہریوں کی زندگی اجیرن بن چکی ہے۔ بالخصوص جنوبی پشتونخوا کے تمام اضلاع میں دانستہ طور پر بجلی کے نظام اور اس سے وابستہ انفراسٹرکچر کو تباہ و برباد کیا جارہا ہے، حالانکہ یہ تمام انفراسٹرکچر عوامی خزانے اور ماضی میں علاقے کے منتخب نمائندوں کے فنڈ سے بجلی کی فیڈر تعمیر کیے گئے تھے مگر اب کیسکو انہیں مکمل طور پر ختم کر رہی ہے جس کا انہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کیونکہ بجلی کی فیڈر عوام کی ملکیت ہے نہ کہ کیسکو کی۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کی منصفانہ اور بلاتعطل فراہمی ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے، لیکن اس کے برعکس عوام کو 24 گھنٹے بجلی فراہم کرنے کے بجائے بجلی کے انفراسٹرکچر کو ختم کیا جارہا ہے، جو کسی صورت قابل قبول نہیں۔ اسی طرح مختلف چیک پوسٹوں پر عوام کے ساتھ مسلسل توہین آمیز سلوک اور پیٹرول پمپوں کی بلاجواز بندش نے غریب عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily JANG QUETTA

Bullet No. Dated 31 DEC 2025 Page No.

جمعیت مغربی آقاؤں، عالمی ایجنڈوں اور داخلی سازشوں کے خلاف ڈھال ہے، مولانا واسع

یہ جدوجہد ایمان، عقیدہ اور اسلامی تشخص کے تحفظ کی جنگ ہے، قائد جمعیت نے ہمیشہ سیاسی مصلحتوں اور مفادات کو ٹھکرا کر دین کے قلعوں کو مقدم رکھا، خطاب

کوئٹہ (این این آئی) امیر جمعیت علماء اسلام بلوچستان، سینیٹر مولانا عبدالواسع نے جامعہ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی کے سالانہ دستار فضیلت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس کی حرمت، آزادی اور نظریاتی خودمختاری کی جدوجہد میں جمعیت علماء اسلام کا کردار محض ایک سیاسی جماعت کا نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر دینی تحریک کا ہے۔ جمعیت علماء اسلام قیام پاکستان سے لے کر آج تک ایوان اقتدار میں ہو یا میدان عمل میں، ہر دور میں دینی مدارس کے تقدس اور حریت کی جنگ صف اول میں لڑتی آرہی ہے اور اسے اپنا دینی فریضہ سمجھتی ہے۔ مولانا عبدالواسع نے کہا کہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن نے ہمیشہ سیاسی مصلحتوں، اقتدار کی قربت اور وقتی مفادات کو ٹھکرا کر دین کے ان قلعوں کو مقدم رکھا۔ مدارس کی رجسٹریشن کے نام پر قدغنیں ہوں، نصاب میں مداخلت کی سازشیں ہوں یا مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے کبھی ایک عنوان اور کبھی دوسرے نام سے مدارس کے وجود کو مشکوک بنانے کی کوششیں قائد جمعیت نے ہر محاذ پر ہراول دستے کا کردار ادا کیا اور پارلیمان کے اندر اور باہر دینی مدارس کے دفاع میں فیصلہ کن اور جرات مندانہ موقف اختیار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام نے واضح کر دیا ہے کہ یہ جدوجہد ایمان، عقیدہ اور اسلامی تشخص کے تحفظ کی جنگ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیت علماء اسلام آج بھی مغربی دباؤ، عالمی ایجنڈوں اور داخلی سازشوں کے مقابلے میں دینی مدارس کے لیے ایک مضبوط ڈھال بنی ہوئی ہے۔ مولانا عبدالواسع نے کہا کہ دینی مدارس کی یہ تاریخی جدوجہد دراصل اس فکری جنگ کا تسلسل ہے جب فرنگی استعمار یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ اس نے اس خطے کی آزادی کی تحریک کو ہمیشہ کے لیے کچل دیا ہے۔

ملازمین کو دیوار سے لگانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی، بی این پی

حکومت بلوچستان کے حالات کو طاقت سے کنٹرول کرنا چاہتی ہے، بیان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان نیشنل پارٹی کے مرکزی بیان میں کہا گیا ہے کہ ملازمین کو دیوار سے لگانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا، طفل تسلیوں کی بجائے ملازمین کے مطالبات تسلیم کیے جائیں، روٹی، کپڑا اور مکان کی دعویدار پیپلز پارٹی کی حکومت بلوچستان کے حالات کو طاقت سے کنٹرول کرنا چاہتی ہے، فارم 47 کی حکومت عوام کو صرف طفل تسلیاں دیتے ہوئے اپنی مدت پوری کرنے کو ترجیح دی جا رہی ہے، عوامی مسائل کا حل یا بلوچستانی عوام سے انہیں کوئی سروکار نہیں۔ انہیں جس مقصد کیلئے بلوچستان کے عوام پر سیاسی انجینئرنگ کے ذریعے مسلط کیا گیا وہ اسی کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان نیشنل پارٹی ملازمین کش حکومتی اقدامات کی شدید مذمت کرتی ہے پارٹی نے ہمیشہ ملازمین اور مڈل کلاس طبقے کے حقوق کی ترجمانی کی ہے۔

پسماندہ علاقوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا، مولانا ہدایت الرحمٰن

گوادر میں کئی علاقے بنیادی سہولیات و ترقی سے محروم ہیں، اور ماڑہ کا دورہ

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے اور ماڑہ کے پسماندہ علاقے مُل کا دورہ کیا، مل پہنچنے پر علاقہ مکینوں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے علاقہ مکینوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ضلع گوادر میں کئی ایسے علاقے ہیں جو بنیادی سہولیات و ترقی سے محروم ہیں، ان کی ترقی و خوشحالی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ پسماندہ علاقوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا بلکہ مرحلہ وار تمام سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ دورے کے دوران انہوں نے علاقے کے بنیادی مرکز صحت قائم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ بجٹ میں اس منصوبے کو باقاعدہ شامل کیا جائے گا۔ علاقہ مکینوں نے انہیں بتایا کہ علاقے میں ایک اسکول کا منصوبہ کافی عرصہ قبل شروع کیا گیا جو گزشتہ دو سال سے التواء کا شکار ہے، جس پر مولانا ہدایت الرحمٰن نے فوری طور پر متعلقہ حکام سے رابطہ کیا اور اسکول کا تعمیراتی کام جلد از جلد مکمل کرانے کی بابت بات کی۔ علاقہ مکینوں نے واٹر سپلائی کے مسئلے کی بھی نشاندہی کی، مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے ٹینکی کی مرمت اور واٹر سپلائی نظام بحال کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

کمسن بچے کا اغوا امن و امان کی ابتر صورتحال کا عکاس ہے، مولانا عبدالرحمٰن

کوئٹہ پولیس اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے مغوی بچے کو فوری اور بحفاظت بازیاب کرائے

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر مولانا عبدالرحمٰن رفیق، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سید حاجی عبدالواحد آغا، حاجی صالح محمد، حافظ مسعود احمد، حاجی رحمت اللہ کاکڑ، عبدالصمد حقیار اور شیخ ماندہ یونٹ کے امیر مولوی محمد صادق نے کوئٹہ کے ایئرپورٹ روڈ سے معروف تاجر حاجی صلاح الدین کے کمسن بیٹے محمد جعفر کے دن دیہاڑے اغوا کے افسوسناک واقعے پر گہرے دکھ اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مغوی بچے محمد جعفر کے والد حاجی صلاح الدین اور اہل خانہ سے اظہار ہمدردی اور ان کے گھر جا کر یکجہتی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر انہوں نے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی دارالحکومت کے معروف علاقے سے ایک کمسن بچے کا اغوا ہونا امن و امان کی ابتر صورتحال کی واضح عکاسی کرتا اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی پر سنگین سوالیہ نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاحال مغوی بچے کا سراغ نہ ملنا اہل خانہ اور شہریوں کے لیے شدید اضطراب کا باعث ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کوئٹہ پولیس اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے مغوی بچے کو فوری اور بحفاظت بازیاب کرائے اور اس گھناؤنے جرم میں ملوث عناصر کو فوری گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ انہوں نے آئی جی بلوچستان اور ایس ایس پی کوئٹہ سے اپیل کی کہ واقعے کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے موثر اور نتیجہ خیز کارروائی کو یقینی بنائیں اور شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کریں۔

صدر پولیس کا کریک ڈاؤن موٹر سائیکل چھیننے اور چوری میں ملوث سات افراد گرفتار

14 موٹر سائیکلیں اور 12 موٹر سائیکلوں کے اسپیر پارٹس قبضے میں لے لئے، 150 سے زائد موٹر سائیکلوں کی چوری کا اعتراف

ملزمان موٹر سائیکلوں کو کاٹ کر پارٹس 120 روپے کلو میں فروخت کرتے تھے، ایس پی صدر ڈویژن کی پریس کانفرنس

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) ایس پی صدر ڈویژن سید طلال شاہ نے کہا ہے کہ صدر سرکل پولیس نے موٹر سائیکل چھیننے اور چوری کرنے والے گروہوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے دو گروہ کے سات افراد کو گرفتار کر کے چوری اور چھنی گئیں 14 موٹر سائیکلیں جبکہ 12 موٹر سائیکلوں کے اسپیر پارٹس قبضے میں لے لئے ملزمان موٹر سائیکلوں کو کاٹ کر پارٹس 120 روپے کلو میں فروخت کرتے تھے 150 سے زائد موٹر سائیکلیں چوری کرنے کا انکشاف کیا ہے برآمد ہونے والی موٹر سائیکلیں متاثرہ مالکان کے حوالے کی جا رہی ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایئر پورٹ تھانے میں ایس ڈی پی او صدر شوکت جدون اور ایس ایچ اوز نصیب اللہ، ایس ایچ او عادل شاہ، سابق ایچ ایس او عبدالحی کرانی، محمد ناصر اعوان کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا ایس پی نے بتایا کہ کوئٹہ شہر میں موٹر سائیکلیں چھیننے اور چوری کے واقعات میں اضافہ کا آئی جی پولیس محمد طاہر اور ڈی آئی جی کوئٹہ عمران شوکت نے سختی سے نوٹس لیتے ہوئے ملزمان کے خلاف کارروائی کی ہدایت کی جس پر صدر سرکل کے ایس ڈی پی او شوکت جدون کی سربراہی میں ایس ایچ او صدر، خروٹ آباد، ایئر محمد دشتی اور برروی ایس ایچ او پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی گئی جس نے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے موٹر سائیکل چھیننے اور چوری میں ملوث دو گروہ کا سراغ لگایا اور خفیہ اطلاع پر کارروائیاں کرتے ہوئے دونوں گروہ کے سات ملزمان گل زیب، شبیر احمد، حبیب، طارق، حیات اللہ، دولت خان اور جمیل احمد کو گرفتار کر کے انکے قبضے سے چوری اور چھنی گئیں 14 موٹر سائیکلیں، اور 12 موٹر سائیکلوں کے پرزہ جات، فریم برآمد کر لئے انہوں نے بتایا کہ دوران تفتیش ملزمان نے بتایا کہ وہ موٹر سائیکلوں کو کاٹ کر ان کے اسپیر پارٹس کو 120 روپے کلو میں فروخت کرتے تھے اب تک 150 سے زائد موٹر سائیکلیں چوری اور چھیننے کا انکشاف کیا ہے انہوں نے بتایا کہ ایک گروہ کا سرغنہ فرار ہے جس کی گرفتاری کیلئے ٹیم چھاپے مار رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی جان و مال کا تحفظ پولیس کی اولین ترجیحات ہیں عوامی مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے صدر ڈویژن کے تمام ایس ایچ اوز چار گھنٹے صرف مسائل کے حل کیلئے تھانوں میں موجود رہتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز سوشل میڈیا پر بچے کے اغواء کی وائرل ہونے والی ویڈیو کا مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کردی گئی ہے جلد ہی حقائق عوام کے سامنے آجائیں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ موٹر سائیکل چھیننے اور چوری کرنے والے گروہوں کے خلاف کارروائی میں پولیس اور انویسٹی گیشن کی ٹیموں نے مشترکہ کارروائی کی ہے تھانہ کلچر کے خاتمے کے لئے کھلی کچہری کا انعقاد کرتے ہوئے آئی جی پولیس کی جانب سے شکایت سیل قائم کیا گیا ہے جس میں وہ براہ راست شکایت درج کرا سکتے ہیں اور تین دن میں شکایت پر کارروائی کی جاتی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے ماتحت آفیسران اور عملے کو عوام سے اچھا برتاؤ کرنے کی واضح ہدایت دے رکھی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے برآمد ہونے والے موٹر سائیکل متاثرہ مالکان کے حوالے کئے۔

INTEKHAB QUETTA

نصیر آباد: ایک ہی خاندان کے چھ مغویان کو بازیاب کرالیا گیا

بازیابی کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا، کوئی گرفتاری نہیں ہوئی

نصیر آباد (نامہ نگار) نصیر آباد کے علاقے پولیس تھانہ بابا کوٹ کی حدود سے اغواء ہونے والے ایک ہی خاندان کے چھ افراد کو پولیس نے ایک کارروائی کے دوران بازیاب کرایا گیا ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تفصیلات کے مطابق نصیر آباد کے علاقے بابا کوٹ پولیس نے موثر کارروائی کرتے ہوئے اغواء ہونے والے 6 مغویوں کو جھل مگسی کے علاقے سے بحفاظت بازیاب کرالیا ہے ایس ایس پی نصیر آباد غلام سرور بھیو کے مطابق بابا کوٹ پولیس نے........

بقیہ 33 صفحہ نمبر 7 پر

ضلع جھل مگسی کے علاقے چانڈرااں میں کامیاب کارروائی کرتے ہوئے مغویوں کو بازیاب کرایا بازیاب ہونے والوں میں دو خواتین، دو کمسن بچے اور دو مرد شامل ہیں، جن کا تعلق جویا برادری سے ہے ایس ایس پی غلام سرور بھیو کے مطابق گزشتہ شب مسلح افراد نے گوٹھ جویا سے خواتین، بچوں اور مردوں کو اغواء کیا تھا اغواء ہونے والوں کی شناخت آسیہ زوجہ نصیر احمد بمعہ اس کی کمسن بیٹی سہانہ عمر تقریباً 5 تا 6 سال، اور یاسمین زوجہ اللہ رکھیو بمعہ اس کے کمسن بیٹے وزیر احمد کے طور پر ہوئی، جو گوٹھ حلیم شاہ کے رہائشی ہیں جس کے بعد پولیس نے فوری طور پر سرچ آپریشن شروع کیا پولیس کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں تمام مغویوں کو بحفاظت بازیاب کرالیا گیا جبکہ بازیابی کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

INTEKHAB QUETTA

اوستہ محمد، منشیات سندھ اسمگل کرنے کی کوشش ناکام دو خواتین گرفتار

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) اوستہ محمد کے قریب اندرون سندھ منشیات اسمگل کرنے کی کوشش ناکام بنادی گئی پولیس نے دو خواتین کو گرفتار کر کے بھاری مقدار میں منشیات اور آئس برآمد کر لی۔ پولیس کے مطابق کوئٹہ سے اندرون سندھ حیدر آباد منشیات کی سپلائی اوستہ محمد پولیس نے ناکام بنادی ڈی ایس پی اوستہ محمد محمد داود کھوسو اور ایس ایچ او روف جمالی نے خفیہ اطلاع پر اوستہ محمد گڑھی خیرو روڈ پر اسنیپ چیکنگ کے دوران دو خواتین ذولخیہ اور فرزانہ

بقیہ نمبر 5 صفحہ 5 پر

کو گرفتار کر کے ساڑھے پانچ کلوگرام منشیات اور 45 گرام آئس برآمد کر کے مقدمہ درج کرلیا گیا۔

حب مشرقی بائی پاس میں پرانی دشمنی پر قتل، لاش ہسپتال منتقل

حب (نمائندہ انتخاب) حب مشرقی بائی پاس پر مسلح افراد نے فائرنگ کر کے ایک شخص کو قتل کر دیا اور فرار ہو گئے جبکہ فردوس کالونی سے ایک شخص کی نعش برآمد نعشیں اسپتال منتقل

بقیہ نمبر 10 صفحہ 5 پر

کردی گئیں فائرنگ سے جاں بحق شخص کی نعش ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کی گئی ہے فردوس کالونی سے ملنے شخص کی نعش کی شناخت نہ ہو سکی جسے ایدھی سردخانہ سہراب گوٹھ کراچی منتقل کر دیا گیا مقتول کی نعش جام غلام قادر گورنمنٹ اسپتال حب منتقل کردی گئی جہاں پر مقتول کی جمل خان ولد عبداللطیف کے نام سے شناخت ہوئی اور ضروری قانونی کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کردی گئی مقتول گوٹھ جماؤ کا رہائشی تھا پولیس واقعہ ذاتی دشمنی کا شاخسانہ بتا رہی ہے۔

خضدار سے منشیات فروش اسلحہ سمیت گرفتار

خضدار (بیورو رپورٹ) ایس ایس پی خضدار شہزادہ عمر عباس بابر، ایڈیشنل ایس پی عبدالقدوس دہوار کے حکم پر منشیات کے خلاف مہم میں ڈی ایس پی سٹی سرکل محمد رفیق مینگل کی زیر نگرانی ایس ایچ او سٹی منیر عالم بنگلزئی اور حمزہ خان نے ٹیم کے ہمراہ مخبر خاص کی اطلاع پر سٹی ایریا میں کارروائی کرتے ہوئے چرس اور پسٹل برآمد کر کے منشیات فروش جلیل عرف منڈ کو گرفتار کرلیا۔ دریں اثنا تلاشی کے دوران دن بھر گاڑیوں سے کالے شیشے اتارے گئے۔

حاجی شہر میں ڈاکوؤں نے متعدد شہریوں کو لوٹ لیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) بھاگ کے علاقے حاجی شہر میں ڈاکوؤں نے اسلحہ کے زور پر محمد یعقوب گجر سمیت متعدد افراد سے ہزاروں روپے، چار موبائل فونز اور قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے۔

سوئی، چوروں نے دو میڈیکل اسٹورز کا صفایا کر دیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) پولیس تھانہ سوئی سٹی پمپ ایریا میں گزشتہ شب چور دو میڈیکل اسٹورز کی چھت توڑ کر لاکھوں روپے اور قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے۔

چاغی، پک اپ اور موٹر سائیکل میں تصادم ایک شخص جاں بحق

چاغی (نامہ نگار) چاغی کے علاقے کلی امان اللہ خان قبرستان کے قریب پک اپ گاڑی اور موٹر سائیکل میں تصادم کے نتیجے میں محمد آصف ولد عبدالباسط سنجرانی جاں بحق جبکہ اس کا بھائی محمد عاطف شدید زخمی ہو گیا لاش اور زخمی کو آر ایچ سی اسپتال چاغی منتقل کر دیا گیا ہے جہاں زخمی کو طبی امداد دینے کے بعد مزید علاج کیلئے کوئٹہ منتقل کر دیا گیا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No

Dated: 31 DEC 2025 Page No.

کیسکو کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے مائنز بجلی کے مسائل تاحال حل نہ ہوسکے

کھمبے اور تاروں کو ہٹانے کے بعد کلی کی بجلی منقطع ہوگئی جسے سات مہینے گزر چکے مگر کیسکو کی جانب سے ابھی تک کلی کی مین لائن کی درستگی نہ ہوسکی، حکومت وعوامی نمائندے نوٹس لیں

ادارہ عوام کا مجرم ہے جس نے اپنی بچت کی خاطر کلی جدید گورگیج کی مین لائن کو پرائیویٹ لائن سے منسلک کیا اس کی سزا عوام بھگت رہے ہیں کہ سات مہینے سے عوام کو بجلی فراہم نہیں کی جارہی

مل (نامہ نگار) کلی جدید گورگیج کے سیاسی و سماجی رہنما سوشل ورکر عبدالباقی سرور گورگیج نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کلی جدید گورگیج کی بجلی کو منقطع ہوئے سات مہینے گزر چکے مگر کیسکو کی ہٹ دھری کی وجہ سے مسئلہ تاحال حل نہیں ہوسکی انہوں نے کہا کہ زرعی ٹیوب ویلوں کو جب سولر سسٹم سے منسلک کیا گیا تو زرعی صارفین کی بجلی کے آلات کیسکو نے سمیٹ لیے کلی جدید گورگیج کے بجلی کی مین لائن انہی زرعی ٹیوب ویلوں کے پرائیویٹ لائن سے منسلک تھے کھمبے اور تاروں کو ہٹانے کے بعد کلی کی بجلی منقطع ہوگئی جسے سات مہینے گزر چکے مگر کیسکو کی جانب سے ابھی تک کلی کے مین لائن کی درستگی نہ ہوسکی جس کی وجہ سے اہلیان میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے انہوں نے کہا کہ کیسکو کے اس وقت کے ایل ایس عوام کے مجرم ہیں کہ انہوں نے اپنی بچت کی خاطر کلی کی مین لائن کو ایک پرائیویٹ لائن سے منسلک کیا تھا اب اسکی سزا عوام بھگت رہے ہیں کہ سات مہینے سے عوام کو بجلی میسر نہیں کیسکو آفیسران کو تحریری درخواست دے دی گئی ہیں مگر کوئی شنوائی نہیں ہورہی آخر میں ہم صوبائی منتخب بلوچستان، عوامی نمائندوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسکا نوٹس لیں اور کیسکو کو پابند بنائیں کہ وہ جلد از جلد کلی جدید گورگیج کی مین لائن کے لیے کھمبے بچھا کر بجلی بحال کرکے عوام کی مشکلات کا خاتمہ کریں۔

INTEKHAB QUETTA

کوئٹہ سمیت صوبے بھر میں گیس بندش، زندگی اجیرن ہوگئی

رات 12 بجے سے صبح 5 بجے تک بند رہتی ہے، صوبائی حکومت نے صورتحال پر خاموشی اختیار کرلی

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ سمیت بلوچستان میں رات بارہ بجے سے صبح پانچ بجے تک سوئی گیس کی لوڈ مینجمنٹ نے شہریوں کی زندگی اجیرن کردی، اسپتال میں داخل مریض رات کے اوقات میں گیس کی لوڈ مینجمنٹ سے سردی سے بے حال ہونے لگے۔ تفصیلات کے مطابق سوئی سدرن گیس کمپنی نے بلوچستان میں سردی کے عروج پر پہنچ جانے کے باوجود سوئی گیس کی لوڈ مینجمنٹ جاری رکھی

بقیہ نمبر 2 صفحہ 5 پر

ہوئی ہے رات بارہ بجے سوئی گیس کی فراہمی بند کی جاتی ہے جو صبح پانچ بجے بحال کی جاتی ہے۔ گیس کی فراہمی بند ہونے سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہے لیکن سب سے زیادہ تکلیف دہ صورتحال سے بلوچستان اور کوئٹہ کے اسپتالوں کے مریض اور ان کے رشتہ دار گزر رہے ہیں۔ معاملے پر صوبائی حکومت اور اراکان اسمبلی نے سوئی گیس کی لوڈ مینجمنٹ پر خاموشی اختیار کرلی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily INTEKHAB HUB

Bullet No. Dated 30 DEC 2025 Page No.

حب کے قریب لگنے والے میلے میں نوجوان کی ہلڑ بازی

اسٹریٹ کرمنلز، جیب کترے بھی سرگرم

مشرقی بائی پاس موڑ کے قریب لگنے والے میلے میں شدید بدانتظامی، فیملیز کو ہراسانی کا سامنا، شام ہوتے ہی میلے میں منچلوں کا رش

حکومت کی جانب سے دفعہ 144 نافذ ہے جس کے باوجود حب میں میلہ لگنا سمجھ سے بالاتر ہے، حب کے سماجی حلقوں کی تشویش

حب (نمائندہ انتخاب) حب ندی پل مشرقی بائی پاس موڑ کے قریب لگنے والے میلے میں بدانتظامی، فیملیز کو ہراسانی کا سامنا، شام ہوتے ہی منچلے آوارہ نوجوان میلے کا رخ کر لیتے ہیں، موٹر سائیکلوں کے سائلنسر کے ذریعے پٹاخے کر فیملیز کو حراساں کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور میلے کی آڑ میں اسٹریٹ کرمنلز اور جیب کترا گروہ بھی سرگرم ہو گئے، شہریوں کے جیب صاف کرنے لگے اب تک متعدد شہری قیمتی موبائل فونز اور ہزاروں روپے نقدی سے محروم، حکومت کی جانب سے دفعہ 144 نافذ ہے جسکے تحت تین سے چار لوگوں جمع ہونے پر پابند کے باوجود حب میں میلہ لگنا سمجھ سے بالاتر ہے حب کے عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ حب میں منعقد ہونے والے سالانہ میلے میں انتظامی غفلت کے باعث شہریوں، بالخصوص فیملیز کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میلے کے دوران متعدد منچلے اور اوباش قسم کے افراد غیر اخلاقی حرکات کرتے نظر آتے ہیں، جس سے فیملی کے ساتھ آنے والے شہری خود کو غیر محفوظ محسوس کرنے لگے ہیں میلے میں تعینات انتظامیہ اور سیکیورٹی اہلکار اس صورتحال کو کنٹرول کرنے میں ناکام دکھائی دیتے ہیں۔ شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ میلے میں امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں تاکہ فیملیز بلا خوف وخطر تفریح کر سکیں۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو ایسے عوامی میلوں کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ انتظامیہ سے اپیل کی گئی ہے کہ سیکیورٹی سخت کی جائے، مشتبہ افراد کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے اور فیملیز کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MEEZAN QUETTA

Bullet No. Dated: 31 DEC 2025 Page No.

شفاف ریونیو نظام حکومت کی اولین ترجیح

صوبائی وزیر ریونیو بلوچستان میر عاصم کردگیلو نے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ صوبے میں شفاف ریونیو نظام حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ عوام کے مسائل حل کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی زمینوں کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزڈ فرد کے اجراء میں آسانی اور ریونیو سے متعلق مسائل کے فوری حل کیلئے عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ وفود میں قبائلی عمائدین، سماجی رہنما، وکلاء، زمینداروں اور تاجر برادری کے نمائندے شامل تھے۔ جنہوں نے ریونیو سے متعلق درپیش مسائل، زمینوں کے تنازعات، انتقالات میں تاخیر اور پٹوار سسٹم سے جڑے مسائل سے صوبائی وزیر کو آگاہ کیا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر میر عاصم کردگیلو نے متعلقہ حکام کو عوامی شکایات کا فوری ازالہ کرنے اور ریونیو دفاتر میں سائیلین کے خوش اخلاقی سے پیش آنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کے پسماندہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے تا کہ وہاں کے عوام کو بنیادی سہولتیں میسر آسکیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ صوبے میں شفاف ریونیو نظام حکومت کی اولین ترجیح کے حوالے سے صوبائی وزیر ریونیو بلوچستان میر عاصم کردگیلو کا مذکورہ بیان قابل تعریف ہے کیونکہ اس نظام میں بہتری لانا بہت ہی ناگزیر ہے کیونکہ اس وقت اس میں بڑی خامیاں ہیں جس کے باعث عوام مشکلات کا شکار ہے، خصوصاً زمینوں کے معاملات جن میں انتقالات فرد کا اجراء جیسے دیگر اہم معاملات شامل ہیں کے برابر طریقے پر نہ ہونے کی شکایات عام ہیں، زمین کے انتقالات میں ایسے واقعے بھی مبینہ طور پر ہوتے ہیں جن میں ایک زمین کے ایک سے زیادہ انتقال بنے ہوتے ہیں بعض میں تو مالک کو پتہ ہی نہیں ہوتا اس کی زمین فروخت ہو چکی ہوتی ہے اس کے ساتھ ساتھ انتقال کی فیس کا بھی کوئی مکینزم نہیں ہو وہاں ایک طرح کی بولی ہوتی ہے اور پھر بارگیننگ ہو کر انتقال کر دیا جاتا ہے یہ معاملہ یقیناً بہت ہی گھمبیر ہے متعلقہ آفس میں انتقال کروانے کیلئے مبینہ طور پر ایسے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں جو صارف سے پیسے لو کر اس کا کام کرواتے ہیں گزشتہ دنوں ایک خبر کے مطابق ایسے لوگ پکڑے بھی گئے ہیں جو کہ احسن اقدام ہے۔ زمینوں کے ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے اور فرد کے اجراء کے حوالے سے آسانی اور ریونیو سے متعلق مسائل کے فوری حل کیلئے اقدامات کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اب بھی کچھ کام کمپیوٹرائزڈ ہو رہے لیکن اب پورے نظام کو کمپیوٹرائزڈ کرنے ضروری ہے اس سے نظام میں شفافیت آئے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily Balochistan Time Quetta
Bullet No. Dated 31 DEC 2025 Page No.

Reviving tourism

Balochistan, is home to stunning natural beauty, rich cultural heritage, and ancient archaeological sites. However, despite its immense potential, the province's tourism sector has remained underdeveloped for decades. This is due to a number of factors, including security concerns, lack of infrastructure, and inadequate promotion. In recent years, the government of Balochistan has taken nominal steps to promote tourism in the province instead of devising a solid strategy keeping in view the beautiful and attractive landscape of Balochistan. Regrettably, there are a number of tourist sites but lack of roads, infrastructure and easy access is keeping away tourists from these sites. Despite living in this modern area, the tourism sector in Balochistan is still in its nascent stages of development. There is a need to do more to promote the province's tourist attractions and to make it a more attractive destination for visitors. One way to promote tourism in Balochistan is to focus on its unique cultural heritage. The province is home to a diverse range of ethnic groups, each with its own unique culture and traditions. This diversity is a valuable asset that can be used to attract tourists from all over the world. Another way to promote tourism in Balochistan is to focus on its natural beauty. The province has a variety of landscapes, from towering mountain ranges to lush green valleys to pristine beaches. This natural beauty is a major draw for tourists, and it should be promoted more vigorously. The government of Balochistan should also work to address the security concerns that have prevented many tourists from visiting the province in the past. The government should also invest in developing tourism infrastructure, such as hotels, restaurants, and transportation facilities. There is a need to launch a more aggressive marketing campaign to promote the province's tourist attractions. This campaign should target both domestic and international tourists, and it should highlight the unique features of Balochistan's culture and natural beauty. Develop and promote cultural tourism, organizing cultural festivals and events, showcasing traditional handicrafts and cuisine, and offering tours of historical and archaeological sites. Moreover, Balochistan is home to a variety of unique ecosystems, including deserts, mountains, and forests. These ecosystems can be used to develop eco-tourism activities, such as hiking, camping, and birdwatching. Promoting tourism in Balochistan has the potential to generate significant economic benefits for the province. It can create jobs, boost the local economy, and promote cultural understanding. The government of Balochistan should continue to invest in the tourism sector and to work with the private sector to develop and promote the province's tourist attractions.

CamScanner

2025 میں بھی مہنگائی اور بے روزگاری میں کمی نہ آسکی!

ملک میں گزشتہ سال بھی مہنگائی کی شرح میں کمی نہ آسکی، بیشتر اشیا خورد ونوش کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے کوملا۔موجودہ حکومت سے یہی توقع کی جارہی تھی کہ معیشت کی بہتری کے ساتھ عوام کو ریلیف فراہم کیا جائے گا خاص کر مہنگائی پر قابو پاکر عام لوگوں کی مالی مشکلات میں کمی لائی جائے گی مگر ضروریہ اشیاء کی قیمتوں میں کمی کے بجائے اضافہ دیکھا گیا۔ ادارہ شماریات نے ایک سال کے دوران اشیائے خورد ونوش کی قیمتوں میں ہونے والے ردو بدل سے متعلق اعداد وشمار جاری کر دیے۔ ایک سال میں چینی کی قیمت میں 16.32 فیصد کا اضافہ ہوا، ملک میں چینی کی اوسط فی کلو قیمت 137.33 روپے تھی جو بڑھ کر اس وقت 159.74 روپے فی کلو ہے۔2025 میں چینی کی زیادہ سے زیادہ فی کلو قیمت 229 روپے تک گئی تھی۔ایک سال میں آٹا 22.56 فیصد مہنگا ہوا، ایک سال قبل آٹے کے 20 کلو تھیلے کی اوسط قیمت 1794 روپے 93 پیسے تھی، آٹے کے 20 کلو والے تھیلے کی اوسط قیمت اس وقت 2199 روپے 85 پیسے ہے۔رپورٹ کے مطابق ایک سال قبل زندہ برائلر چکن کی فی کلو قیمت 409 روپے 22 پیسے تھی، اس وقت ملک میں چکن کی فی کلو اوسط قیمت 424 روپے 89 پیسے ہے۔ بیف 13.01 فیصد، گڑ 12.46 فیصد اور کیلے 11.24 فیصد مہنگے ہوئے جبکہ پسی ہوئی مرچ 10.31 اور انڈے 9.71 فیصد مہنگے ہوئے۔ ایک سال کے دوران دودھ پاؤڈر 9.51 فیصد مہنگا ہوا جبکہ گیس چارجز 29.85 فیصد بڑھ گئے، جلانے والی لکڑی کی قیمت میں ایک سال میں 11.02 فیصد کا اضافہ ہوا۔2025 میں مٹن، تازہ دودھ، دہی اور گھی کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔اعداد وشمار میں بتایا گیا ہے کہ ایک سال میں ٹماٹر 74.92 اور آلو 49.79 فیصد سستے ہوئے لہسن 38.17 فیصد اور دال چنا 29.66 فیصد سستی ہوئی، پیاز 29.23 اور چائے کی پتی 17.79 فیصد سستی ہوئی۔ دال ماش 13.14 اور دال مسور 6.62 فیصد سستی ہوئی، ایک سال میں بجلی چارجز میں 6.87 فیصد کی کمی ہوئی۔اعداد وشمار سے واضح ہوتا ہے کہ مہنگائی میں کمی کے محض دعوے سامنے آئے، غریب عوام کو مہنگائی سے چھٹکارا اور ریلیف نہیں ملا۔حکومتی معاشی پالیسی بہتر سمت میں جارہی ہے مگر عام لوگوں کی زندگی پر اس کا فرق نہیں پڑ رہا، مہنگائی اور بیروزگاری کی وجہ سے غریب عوام شدید پریشان اور ذہنی کوفت میں مبتلا ہیں۔حکومتی سطح پر مہنگائی پر قابو پانے اور بیروزگاری کے خاتمے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔ حکومت کیلئے سب سے بڑا چیلنج ملک میں مہنگائی اور بیروزگاری ہے جس کیلئے سنجیدگی کے ساتھ پالیسی بنانے کی ضرورت ہے تاکہ عوام کے معاشی حالات میں بہتری کے ساتھ ان پر مالی بوجھ کم ہو سکے۔امید ہے کہ نئے سال کے دوران حکومت کی توجہ مہنگائی اور بیروزگاری کے خاتمے پر مرکوز ہوگی تاکہ عوام کی زندگیوں میں بہتری آسکے اور وہ مہنگائی اور بیروزگاری جیسے مسائل سے چھٹکارا حاصل کرسکیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. Dated: 31 DEC 2025 Page No.

براہمداغ بگٹی جنگ چھوڑ کر قومی دائرے میں آئیں

وزیر اعلیٰ بلوچستان و چیف آف بگٹی میر سرفراز احمد بگٹی اور نوابزادہ زامران سلیم بگٹی نے کہا ہے کہ بگٹی قوم لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک چکی ہے اب وقت آ گیا ہے کہ میر براہمداغ بگٹی جنگ کا راستہ چھوڑ کر پاکستان کے آئین کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے قوم کی خدمت کریں۔ یہ بات انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور چیف آف بگٹی میر سرفراز احمد بگٹی نے کہا کہ وہ بگٹی قبائل کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ان پر ایک بھاری ذمہ داری عائد کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس دستار کو باعث اعزاز سمجھتے ہیں اور پوری کوشش کریں گے کہ بگٹی قبائل کے اعتماد پر پورا اتریں۔ اس موقع پر نوابزادہ زامران سلیم بگٹی نے کہا کہ چیف آف بگٹی میر سرفراز بگٹی کے چچا کو ان کے والد نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی نے دستار باندھی تھی ان کے کزن کو پھر میں نے دستار باندھی تھی میرے والد کو ان کے والد وڈیرہ قادر مسوری صاحب نے پگ باندھی تھی اسی روایت پیش نظر بحیثیت شہید نواب اکبر بگٹی کے پوتے اور نواب عالی کے بھائی ہونے کی حیثیت سے آج میں نے میر سرفراز بگٹی بحیثیت چیف آف بگٹی قبائل ان کی دستار بندی کی انہوں نے کہا کہ انہوں نے چیف آف بگٹی میر سرفراز بگٹی کو دستار باندھ کر اپنا فرض ادا کیا ہے ہم سب چیف آف بگٹی کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اب بگٹی قوم کے مسائل حل ہوں گے۔ نوابزادہ زامران سلیم بگٹی نے کہا کہ میر براہمداغ بگٹی کے لئے وہی پیغام ہے جو میر سرفراز بگٹی کا ہے کہ بگٹی قوم مزید لاشیں اٹھانے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ایسا گھر ہو جہاں یتیم اور بیوہ نہ ہوں۔ انہوں نے ایک بار پھر میر براہمداغ بگٹی کو پیغام دیا کہ وہ جنگ ختم کر کے پاکستان کے آئین کے اندر رہتے ہوئے بگٹی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کردار ادا کریں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کو اقوام بگٹی کی جانب سے باضابطہ طور پر دستار باندھ کر چیف آف بگٹی قبائل کے منصب سے نوازا گیا وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کو نواب میر عالی خان بگٹی کے بھائی نوابزادہ زامران سلیم اکبر خان بگٹی سمیت بگٹی قبیلے کے طائفوں کے چیف نے چیف آف بگٹیز کی دستار پہنائی اس موقع پر اراکین صوبائی و قومی اسمبلی، صوبائی وزراء اور اقوام بگٹی کے عمائدین و معززین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ چیف آف بگٹیز میر سرفراز بگٹی نے تمام معززین اور حاضرین پنڈال کو خوش آمدید کہا انہوں نے اقوام بگٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے آپ لوگوں نے بہت بڑی ذمہ داری سونپی ہے

میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ نے جو دستار میرے سر پہ رکھی ہے یہ دستار ایک امانت ہے ایک ایسی امانت جو انصاف اور بہادری کا تقاضا کرتی ہے۔ ایک ایسی دستار جو ہمیشہ بھائی چارے محبت اور اخلاص کا تقاضا کرتی ہے میں آپ اقوام سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں انشا اللہ تعالیٰ آپ کی تمام توقعات پہ پوری ایمانداری کے ساتھ پوری محنت کے ساتھ پورے جذبے کے ساتھ آپ کے ساتھ کھڑا تھا اور کھڑا رہوں گا اپنی قوم کو مایوس نہیں کروں گا انہوں نے کہا کہ بگٹی قوم نے جو یقین اعتبار، اور اعتماد اس دستار کی صورت میں میرے سر پہ رکھی ہے یہ دستار اسی صورت میں اسی محبت کے ساتھ اسی خلوص کے ساتھ آپ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہے گی اور میں اس دستار کا قرض اتارنے کی کوشش کروں گا بالخصوص تعلیمی میدان میں آج بگٹی بہت پیچھے رہ گئے ہیں اس سے پہلے بھی میں نے بہت سے بچوں کو پاکستان کے بڑے تعلیمی اداروں بشمول لارنس کالج صادق پبلک سکول بہاولپور و دیگر معیاری اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے جہاں بلوچستان کے بچے پڑھ رہے ہیں جن میں بگٹی اقوام کے بچے بھی شامل ہیں میں وزیر اعظم پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے علاقے میں ایک دانش سکول منظور کیا جس کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور اس کی تکمیل بہت جلدی ہو گی انہوں نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج جس جگہ ہم موجود ہیں بالکل اسی مقام پر ایک عظیم الشان بلڈنگ زیر تعمیر ہے جس میں بگٹی قبائل کے 300 بچوں کے لئے انتظامات کیے گئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ امریکن سکول میں ہم نے جوائنٹ وینچر فنڈ بنایا ہے جس کے ذریعے مقامی بچوں کو بھی معیاری تعلیم فراہم کریں گے انہوں نے کہا کہ میں آج کے دن اپنے لیے بہت بھاری ذمہ داری سمجھتا ہوں لیکن قوم کی خواہش اور اعتبار کی وجہ سے میں نے چیف آف بگٹیز کی ذمہ داری قبول کی ہے اور اس احساس کے ساتھ یہ ذمہ داری قبول کی ہے کہ میں نے دن رات بگٹی قبائل کی خدمت کرنی ہے اور میں یہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ چاہے جو بھی وقت ہو بگٹی قبائل پہ جو بھی مسئلہ ہو ہمسایہ قبائل میں جو بھی مسئلہ ہو ضرور حل کرنے کی کوشش کرینگے اور میں ہر معاملے میں خیر کی طرف بڑھوں گا میں خیر کی طرف مثبت قدم اٹھاؤں گا اور آپ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہوں گا انہوں نے بگٹی اقوام، چیف صاحبان اپنے خاندان اور مسوری قبائل کے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں بلوچ قوم کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ بلوچ قوم کو ایک لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلا جا رہا ہے بلوچ کبھی تشدد کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے انہوں نے واضح کیا کہ ہمارا جینا مرنا پاکستان کے ساتھ تھا اور ہمیشہ رہے گا انہوں نے کہا کہ میں عوام کو میں پیغام دینا چاہتا ہوں بالخصوص ان بلوچ بھائیوں کو جو بلوچ بھائی آج پہاڑوں پہ مزاحمت کا راستہ اپنائے ہوئے ہیں میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ کو ایک لاحاصل جنگ میں ڈالا گیا ہے جس میں آپ کو کشت و خون کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو گا بلوچ قوم اگر آج نہیں نہیں سوچے گی تو 40 سال بعد ان کو سوچنا پڑے گا لہذا میں ریاست کی جانب سے حکومت کی جانب سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ واپس تشریف لے آئیں آپ پاکستان کے قومی ادارے میں شامل ہو جائیں بصورت دیگر ریاست کو اپنی رٹ اسٹیبلش کرنا آتی ہے انہوں نے کہا کہ عام لوگوں کو مزدوروں کو نہتے لوگوں کو مارنا ہماری روایت نہیں ہے پنجابی مزدوروں کو قتل کرنا خواتین کو ہراساں کرنا انجینئرز اور ڈاکٹرز کو قتل کرنا ہماری روایات نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ آج کا دن روایتوں کا دن ہے ہم بلوچ روایتوں کے امین لوگ ہیں ہم قطعا اس کی اجازت نہیں دے سکتے کہ کوئی بندوق کے زور پہ اپنا نظریہ مسلط کرے رٹ آف سٹیٹ ہمیشہ قائم کرنی پڑتی ہے اور ہم رٹ آف سٹیٹ قائم کرنے کے لیے کوئی بھی کمی نہیں چھوڑیں گے اور بالخصوص بگٹی قبائل اور سرفراز بگٹی اس مظلوم عورت کے ساتھ کھڑے ہوں گے جس عورت کے سامنے موسیٰ خیل میں اس کے بیٹے اور شوہر کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا انہوں نے واضح کیا کہ آپ مجھے ہمیشہ مظلوم کے ساتھ کھڑا پائیں گے ظالم جہاں بھی ظلم کرے گا میں اس کے خلاف کھڑا ہوں گا اور مظلوم کے ساتھ کھڑا ہوں گا میرے والد مظلوم کے ساتھ کھڑے رہے، میرے چچا مظلوم کے ساتھ کھڑے رہے میرا خاندان مظلوم کے ساتھ کھڑا رہا میں کبھی بھی ظالم کا ساتھ کسی صورت نہیں دے سکتا۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily Century Express Quetta

Bullet No. Dated 31 DEC 2025 Page No.

پارٹی قیادت کا اظہار اعتماد، وزیر اعلیٰ کی تبدیلی کی افواہیں دم توڑ گئیں

کوئٹہ سے رضا الرحمان کا تجزیہ

پیپلز پارٹی کی مرکزی قیادت اور صوبائی پارلیمانی گروپ نے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی پر مکمل اعتماد کا اظہار کر کے ان افواہوں کو ناک آؤٹ کر دیا ہے کہ بلوچستان میں وزیراعلیٰ کی تبدیلی کے حوالے سے پارٹی کے اندر کوئی تجویز زیر غور ہے۔ گزشتہ دنوں کراچی میں پیپلز پارٹی خواتین ونگ کی صدر اور رکن سندھ اسمبلی محترمہ فریال تالپور کی زیر صدارت بلوچستان پی پی پی کے پارلیمانی گروپ اور صوبائی عہدی داران کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور نہ ہی پارٹی کے کسی وزیر کا قلمدان تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ایسی بے بنیاد و من گھڑت خبریں پارٹی کی ساکھ کو صوبے میں خراب کرنے کی ایک سازش ہے، اس مشترکہ بیٹھک میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے علاوہ پارٹی کے صوبائی صدر و سینئر سردار عمر گورگیج، سینئر رہنما نواب ثناء اللہ زہری سمیت پی پی پی کے وزراء، اراکین اسمبلی اور دیگر نے شرکت کی۔ پارٹی کی مرکزی قیادت اور پارلیمانی گروپ نے وزیراعلیٰ بگٹی پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر اتفاق کیا کہ حکومتوں اور جماعتوں میں مسائل ہوتے ہیں جنہیں مل بیٹھ کر حل کیا جائے گا۔ صوبے میں انتظامی امور، تقرریوں، تبادلوں اور امن و امان کی بہتری پر توجہ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ بلوچستان میں نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی اور ترقیاتی کاموں کی رفتار میں تیزی اور معیار میں بہتری لانے کیلئے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں پی پی پی کی صوبائی مخلوط حکومت کی کارکردگی پر بھی اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق کچھ عرصے سے پی پی پی کے پارلیمانی گروپ میں اختلافات اور وزیراعلیٰ بگٹی کی تبدیلی کے حوالے سے سیاسی حلقوں میں بازگشت سنائی دے رہی تھی۔ پارٹی کے بعض ارکان اسمبلی کی جانب سے بیانات بھی میڈیا میں سامنے آئے تھے جس کا پارٹی کی مرکزی قیادت نے نوٹس لیا اور صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد کراچی میں بلوچستان پی پی پی کے پارلیمانی گروپ و عہدے داران کی ایک مشترکہ بیٹھک رکھی۔ جہاں اتفاق رائے اور مشاورت سے مسائل کے حل پر توجہ دینے اور عوام میں پارٹی کی جڑوں کو مضبوط بنانے کیلئے کام کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق پارٹی کی مرکزی قیادت کی جانب سے واضح پیغام کے بعد وزیراعلیٰ بگٹی مضبوط ہو گئے ہیں جب کہ کور کمانڈر کانفرنس میں بلوچستان میں ترقیاتی اقدامات پر اطمینان کا اظہار کیے جانے پر ان کو مزید تقویت ملی ہے۔

بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر میر یونس زہری کا کہنا ہے کہ بلوچستان میں حکومت بنانا مشکل نہیں۔ حکومت چلانا مشکل کام ہے۔ جب اپوزیشن کے پاس حکومت بنانے کیلئے اکثریت ہوگی تو ہم خود میدان میں آئیں گے۔ صوبے میں قیام امن کی ذمہ داری حکومت کی ہے اسے یہ ذمہ داری پوری کرنی چاہیے۔ مبصرین کے مطابق اپوزیشن لیڈر یونس عزیز زہری کے اس بیان کے بعد یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ اپوزیشن جماعتیں بھی اس عددی پوزیشن میں نہیں کہ وہ بگٹی سرکار کو گرا سکے۔ تاہم مخلوط حکومت کے اندرونی اختلافات کی خبروں نے اپوزیشن جماعتوں میں بھی ہلچل سی مچا رکھی تھی اور وہ صف بندی میں مصروف تھیں۔ لیکن کراچی کی اس سیاسی بیٹھک کے بعد تمام افواہیں دم توڑ گئی ہیں، اس سے قبل وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اپنے اتحادی جماعت ن لیگ کی مرکزی قیادت سے بھی آشیرباد لی تھی۔ 28 دسمبر کو کوئٹہ کے ہونے والے بلدیاتی انتخابات کو وفاقی آئینی عدالت کی ہدایت پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ عدالت عظمیٰ میں ان انتخابات کے حوالے سے جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر کامران مرتضیٰ نے رٹ پٹیشن دائر کی تھی جبکہ بلوچستان ہائی کورٹ میں بھی ان بلدیاتی انتخابات کو روکنے کیلئے پی پی پی، ن لیگ، باپ پارٹی سمیت دیگر نے رٹ دائر کی تھی۔ کوئٹہ کے بلدیاتی انتخابات کو ملتوی کیے جانے پر نیشنل پارٹی، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی اور بی این پی کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا تاہم حکومتی اتحاد نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صوبائی حکومت نے دو مرتبہ ان انتخابات کو ملتوی کرنے کیلئے الیکشن کمیشن کو درخواست کر رکھی تھی لیکن الیکشن کمیشن نے دونوں مرتبہ اس کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کیلئے تاریخ بلوچستان ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں دی گئی تھی۔ ان انتخابات کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئٹہ کے 4 ٹاؤنز میں 641 وارڈز کیلئے تمام سیاسی جماعتوں بشمول آزاد امیدواروں کی ایک بڑی تعداد نے کاغذات نامزدگی داخل کرائے، بعض وارڈز میں بلامقابلہ بھی امیدوار کامیاب ہوئے لیکن انتخابات کو ملتوی کرانے کی درخواستوں کی وجہ سے شہر میں انتخابات کا ماحول نظر نہیں آ رہا تھا اور بے یقینی کے ماحول میں امیدواروں نے اپنی مہم کا آغاز کیا۔ حالانکہ شہر میں دفعہ 144 بھی نافذ تھی، الیکشن کمیشن بلوچستان نے بھی انتخابات کے انعقاد کی تمام تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔ اس سلسلے میں عملے کو بھی تربیت فراہم کر دی گئی تھی اور انتخابی بیلٹ پیپرز بھی چھاپ دیے گئے تھے تاہم عین موقع پر بلدیاتی انتخابات ملتوی کر دیے گئے۔

واضح رہے کہ کوئٹہ شہر مسائلستان بن چکا ہے اور گزشتہ سات سال سے بلدیاتی نمائندگی سے محروم ہے۔ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ جو کہ صوبے کا چہرہ ہے بنیادی شہری مسائل سے دوچار ہے اور دن بدن بلدیاتی ادارے نہ ہونے کی وجہ سے سنگین صورتحال کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں ان بلدیاتی اداروں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں جلد از جلد بلدیاتی انتخابات کا انعقاد کر کے بلدیاتی نمائندگی دی جائے، سیاسی مبصرین کے مطابق کوئٹہ کے ان بلدیاتی انتخابات میں حکومتی اتحاد کی پوزیشن بہت کمزور تھی۔ اس اتحاد میں ن لیگ، پی پی پی اور باپ پارٹی شامل تھی۔ ن لیگ اور پی پی پی کی جانب سے الگ الگ کوئٹہ کی میئرشپ لانے کے دعوے تو کیے جا رہے تھے لیکن 641 وارڈز میں سے ن لیگ نے 280 پارٹی ٹکٹ جاری کیے جبکہ پی پی پی نے 212 کو ٹکٹ دیے۔ اسی طرح باپ پارٹی نے 64 امیدوار اتارے۔ سیاسی حلقوں نے امید ظاہر کی ہے کہ بلدیاتی انتخابات ملتوی ہونے کے بعد وفاقی آئینی عدالت میں کیس کی سماعت جنوری کے تیسرے ہفتے میں ہوگی۔ آئینی عدالت تمام پہلوؤں اور صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے عوامی مفاد میں اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔ ادھر وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بگٹی قبائل کے آٹھویں چیف آف بگٹی کے طور پر ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ ان کی بطور چیف آف بگٹی دستار بندی کی تقریب ڈیرہ بگٹی کے علاقے بیکڑ میں منعقد ہوئی، جس میں بگٹی قبائل کے چیف وڈیرے، معتبرین اور معززین نے میر سرفراز بگٹی کو باقاعدہ طور چیف آف بگٹی کی دستار پہنائی، تقریب میں نواب اکبر خان بگٹی کے پوتے نوابزادہ زامران سلیم اکبر بگٹی شریک ہوئے۔ تاریخی حوالوں کے مطابق، چیف آف بگٹی کا لقب میر سرفراز بگٹی کے دادا کو سن 1800ء میں ملا تھا، جو بگٹی قبائل کی قیادت، قبائلی نظم و نسق کی مضبوط روایت کی علامت ہے۔ ●

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily INTEKHAB HUB

Bullet No

Dated 30 DEC 2025

Page No.

بلوچستان کی سیاست اور فیصل آباد کا گھنٹہ گھر

ڈاکٹر طاہر حکیم بلوچ

سعید فیض کے ساتھ ایک دیرینہ تعلق زمانہ طالب علمی سے ہی قائم ہے۔ جب 80ء کے اواخر میں ہم دونوں ایک ہی بی ایس او میں ہم منصب تھے وہ ڈگری کالج تربت اور راقم گورنمنٹ ماڈل ہائی اسکول کے سینئر یونٹ سیکریٹری کے عہدے پر فائز تھے۔ ذونل ورکنگ کمیٹی کے اجلاسوں سمیت دیگر تنظیمی سرگرمیوں میں ایک ساتھ حصہ لیتے رہے۔ بعدازاں وہ بی ایس او تربت زون کے جنرل سیکریٹری اور زونل صدر منتخب ہوگئے۔ تربت کالج سے انٹر میڈیٹ کرنے کے بعد وہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے کراچی چلے گئے اور ہم نے کوئٹہ کا رخ کرلیا۔ 90 کی پوری دہائی بلوچ قوم پرستانہ سیاست کا ایک تاریک دور تھا۔ سوویت بیوروکریٹک سسٹم کے زوال اور افغان ثور انقلاب کی ناکامی نے بلوچ تحریک پر بھی اپنے انتہائی منفی اثرات مرتب کیے تھے۔ نظریاتی اور قومی سیاست کی جگہ آہستہ آہستہ پارلیمانی سیاست، حلقہ پرستی، ٹھیکہ داری نظام، مراعات و مفاد پرستی اور موقع پرستی کی سیاست جگہ بنا رہی تھی۔ اسی دوران بی ایس او کی سیاست میں بھی کئی مدو جزر آئے، 1987ء کی تقسیم کے گہرے زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوئے تھے کہ 1990 کے پارلیمانی انتخابات کے موقع پر پارٹی ٹکٹوں کی تقسیم پر ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ کی قیادت میں قائم بی این ایم (بلوچستان نیشنل موومنٹ) دو حصوں میں تقسیم ہوگئی جس کے اثرات ایک مرتبہ پھر بی ایس او پر پڑے اور بی ایس او کا ایک تیسرا دھڑا رضا شاہ بلوچ کی قیادت میں معرض وجود میں آیا جس نے اختر مینگل کی حمایت کا اعلان کردیا۔ واضح رہے کہ پہلے سے دو دھڑے بی ایس او سحب اور بی ایس او بجار موجود تھے۔ یوں سعید فیض کی تنظیم بی ایس او سحب نے ۱۹۹۱ء میں بی ایس او مینگل کے ساتھ انضمام کرلیا جس کے نتیجے میں رحیم بلوچ ایڈووکیٹ چیئرمین اور جسٹس بزنجو بلوچ بی ایس او کے سیکریٹری جنرل منتخب ہوگئے تو سعید فیض مرکزی کمیٹی کے رکن بنے۔ چیئرمین رحیم بلوچ کے بعد وہ مسلسل دو دفعہ بی ایس او مینگل کے مرکزی چیئرمین رہے۔ لیکن جب اس کی دوسری مدت کے دوران سردار عطاءاللہ مینگل کی نئی قائم کردہ جماعت بلوچستان نیشنل پارٹی میں ایک خود ساختہ بحران پیدا کیا گیا کہ جس کے نتیجے میں سردار اختر مینگل کو مدت سے پہلے وزارت اعلیٰ سے رخصت ہونا پڑا تو بحران اور اختلافات نے بی ایس او مینگل کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس بی ایس او کی سربراہی سعید فیض کررہے تھے وہ بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ تنظیم کے مرکزی سیکریٹری جنرل منظور بلوچ اور میر حمل نے اختر مینگل کی حمایت کا اعلان کردیا۔

جب جولائی 1998 میں بی این پی کے پہلے کونسل سیشن کے موقع پر پارٹی کے صوبائی وزرا اسد بلوچ، سید احسان شاہ، میر محمد علی رند، میر غفور کلمتی، اسرار زہری، سردار بہادر خان بنگلزئی و دیگر نے پارٹی سے بغاوت کرکے اپنا ایک الگ پارٹی دھڑا بی این پی عوامی کے نام سے قائم کرکے بہم خان بلوچ کو اپنا صدر اور اسد اللہ بلوچ کو سیکریٹری جنرل بنایا تو سعید فیض نے بی ایس او کی آزادانہ حیثیت اور تشخص کو برقرار رکھنے کی بجائے اس خود ساختہ غیر نظریاتی بحران اور تقسیم کا حصہ بن کر سرکاری حمایت یافتہ گروپ کی بھرپور حمایت کا اعلان کر دیا۔ بلکہ انہوں نے بحیثیت چیئرمین بی ایس او کوئٹہ پریس کلب میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بی این پی کی تقسیم اور بحران کا سارا ملبہ ممتاز بزرگ قوم پرست رہنما سردار عطاءاللہ مینگل اور ان کے برخوردار سردار اختر جان مینگل پر ڈال دیا حتیٰ کہ ان کے لیے ایک مخصوص اصطلاح "لندن گروپ" کی اختراع بھی کرلی۔ اس لیے اگلے دن کوئٹہ کے تمام اخبارات نے یہ شہ سرخی لگائی کہ "لندن گروپ نے ایک دفعہ پھر بی ایس او کے پیٹھ پہ خنجر گھونپ دیا"۔ یعنی انہوں نے 1987 اور 1991 میں ہونے والے بی ایس او کی تقسیم کا ملبہ بھی سردار عطاءاللہ مینگل پر ڈال دیا یوں سعید فیض نے سرکاری سرپرستی میں قائم بی این پی عوامی کو اپنے سیاسی و فکری پروگرام کے قریب تر قرار دیتے ہوئے ان کے ساتھ ایک معاہدے پر بھی دستخط کر دیے۔ جسے ایک تاریخی معاہدہ کہا گیا۔ جس پر ایک طرف بی این پی عوامی کے مرکزی صدر بہم خان بلوچ اور سیکریٹری جنرل اسد اللہ بلوچ نے جب کہ دوسری طرف بطور چیئرمین سعید فیض اور ان کے ساتھیوں نے دستخط کیے۔ جو ریکارڈ پر موجود ہے۔ یوں سعید فیض نے بی این پی عوامی کو بی ایس او کا ایک دھڑا پلیٹ میں رکھ کر پیش کردیا اور بی این پی عوامی پر قوم پرستی کا اسٹیمپ لگا کر اسے بلوچستان کی حقیقی عوامی نمائندہ پارٹی اور نجات دہندہ کے طور پر تسلیم کرلیا، بعدازاں سعید فیض نے اپنے دھڑے کا کونسل سیشن اپریل 2001 میں خضدار میں منعقد کرکے اسے بی ایس او استار کا نام دے کر قیادت حمید شاہین اور شبیر بلوچ کے حوالے کرکے خود بی این پی عوامی کا عملی طور پر حصہ بن گئے۔ واضح رہے بی این پی کی تقسیم کے نتیجے میں سردار اختر جان کے خلاف ان کے اپنے سابقہ ساتھیوں نے عدم اعتماد کی ایک تحریک پیش کردی، اس وقت بلوچستان اسمبلی میں بی این ایم حئی کے دونوں اراکین اسمبلی نے پارٹی فیصلے کے مطابق سردار اختر جان مینگل کی حمایت کی چونکہ تحریک عدم اعتماد کو پہلے سے ہی منظم کیا گیا تھا یوں یہ تحریک کامیاب ہوگئی جس کے نتیجے میں مسلم لیگ کے جان محمد جمالی کو نئے قائد ایوان منتخب کیا گیا یہ باغی اراکین اس حکومت کا حصہ بن گئے جنہوں نے بلوچستان میں کرپشن اور لوٹ مار کی ایک نئی اور انوکھی تاریخ رقم کردی۔ جب اکتوبر 1999 میں جنرل پرویز مشرف نے ملک پر مارشل لا نافذ کرکے نواز شریف کی حکومت کو برخاست کردیا تو انہوں نے احتساب کا ایک نیا شوشا چھوڑ کر پکڑ دھکڑ شروع کردی تو بی این پی عوامی کے ان سابق وزراء میں چند ایک کو ملک سے فرار کروایا گیا اور چند ایک احتساب بیورو کے شکنجے میں آکر گرفتار ہوگئے۔ جب 2002 میں جنرل مشرف نے عام انتخابات کا اعلان کر دیا چونکہ انہیں دوبارہ ان قیمتی موتیوں کی ضرورت پڑی تو انہیں ڈرائی کلینر سے گزار کر انتخابی میدان میں اتارا گیا۔ پرویز مشرف کی حمایت و مخالفت کے مسئلے پر بی این پی عوامی دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ حاصل بزنجو مرحوم اور سردار ثناء اللہ زہری کی سربراہی میں ایک نیا دھڑا بی این ڈی پی کے نام پر سامنے آیا، سعید فیض نے حاصل بزنجو اور بی این ڈی پی کا ساتھ دیا۔ جب 2004 میں بی این ڈی پی اور بی این ایم حئی کے مابین انضمام کے نتیجے میں نیشنل پارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تو سعید فیض اس پورے انضمامی عمل میں ساتھ رہے اس لیے وہ این پی کے بانیوں میں بھی شمار ہوتے ہیں، لیکن درون خانہ بگرون راوی جب انہیں اکاموڈیٹ نہیں کیا گیا تو انہوں نے جلد نیشنل پارٹی سے بھی اپنی راہیں جدا کر کے دوبارہ اپنی پرانی پارٹی جس کی قیادت اسد اللہ بلوچ اور سردار اسرار اللہ زہری کررہے تھے میں شمولیت اختیار کرلی، جب 2018 کے انتخابات کے نتیجے میں بی این پی عوامی شدید اختلافات کا شکار ہوکر تین حصوں میں سید احسان شاہ، اسرار زہری اور اسد گروپ میں تقسیم ہو گئی۔ تو سعید فیض نے اسد گروپ کا ساتھ دے کر بعد میں ان کے سیکریٹری جنرل بن کر اسد بلوچ کو "راجی رہشون" یعنی قومی قائد کا خطاب بھی دے دیا۔ لیکن ایک ڈیڑھ مہینے پہلے انہوں نے بی این پی اسد گروپ کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے کر رواں مہینے سردار اختر جان مینگل کی قیادت میں بی این پی مینگل میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے اب کی بار یہ خطاب سردار اختر جان مینگل کو دے دیا ہے۔ شاید انہوں نے یہ خطاب اسد بلوچ سے واپس لے کر اب سردار اختر جان مینگل کو عطا کی ہے، حالانکہ انہوں نے چند سال پہلے اختر جان مینگل کو "لندن گروپ" کا نام دیا تھا۔ اس لیے سعید فیض کی نئی شمولیت نے سوشل میڈیا پر ایک نئی سیاسی بحث کو جنم دے کر کئی سوالات کو جنم دیا۔ کسی نے سعید فیض کی شمولیت کو ایک انقلابی عمل قرار دیتے ہوئے اسے سیاسی کارکنوں کی فتح اور سعید فیض کی سیاسی بصیرت اور دوراندیشی کا مظہر قرار دے دیا ہے۔ تو کسی اور نے اسے بلوچستان کی سیاست میں ایک نئی جوہری تبدیلی کا پیش خیمہ کہا۔ جبکہ کچھ ناقدین نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ آیا سعید فیض نے بی این پی میں شمولیت اختیار کی ہے یا حمل کلمتی کو جوائن کیا ہے؟ ویسے ہی یہ ایک عجیب سوال ہے، پتہ نہیں کیوں ناقدین بی این پی اور میر حمل کلمتی کو ایک دوسرے سے الگ سمجھ کر اس طرح کے عجیب سوال پوچھ رہے ہیں۔ کسی نے کہا کہ شکر کریں کہ سعید فیض نے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کا انتخاب نہیں کیا ہے۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔

شاید سعید فیض نے کافی سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا ہوگا۔ کل کون کہاں ہوگا اس کا تو کسی کو پتہ نہیں نہ اسکی کوئی گارنٹی لے سکتا ہے اور نہ دے سکتا ہے البتہ سیاست میں چند بنیادی اوصاف کا ہونا انتہائی ضروری ہے جن میں کردار اور مستقل مزاجی سرفہرست ہیں۔

ویسے ہی بلوچستان کی سیاست فیصل آباد کی گھنٹہ گھر کی مانند ہے گھوم پھر کر دوبارہ پھر اسی جگہ پہ آ کر تھم جاتا جہاں سے سفر شروع ہوا تھا یہ مسلم لیگی طرز سیاست جو بلوچستان پر چھائی ہوئی ہے۔ چونکہ بلوچ پارلیمانی جماعتوں کے پاس آرگنائزیشن، اصول، میرٹ، نظریاتی موقف، قومی سوچ اور تنظیمی ڈسپلین کا شدید فقدان ہے۔ اب تک وہ ایک منظم اندرونی تنظیم بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اس لیے ان کا بھی انحصار روایتی سیاست، الیکٹبلز اور شخصیات پر ہے۔ اس کی واضح مثال نیشنل پارٹی میں مجیب الرحمن محمد حسنی، سردار ثناء اللہ زہری، خالد لانگو اور نواب محمد خان شاہوانی کی ہے۔ یا بی این پی میں سید احسان شاہ کی ہیں۔ جنہوں نے 1998 میں بی این پی کو توڑنے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا لیکن سردار اختر جان نے اپنے ہی کسی مخلص اور نظریاتی سیاسی ورکر کو نظرانداز کرکے ان کی اہلیہ کو سینیٹر بنوایا۔ موصوف کو اپنی پارٹی کے کوٹہ سے ایک انتہائی منافع بخش وزارت (محکمہ صحت) دلوائی، پھر 2024 کے انتخابات میں صوبائی اسمبلی کا ٹکٹ جاری کیا، اس کیلئے بھرپور انتخابی مہم چلائی لیکن جب پارٹی کو موصوف کی ضرورت پڑی تو وہ ساتھ دینے اور اپنی وفاداری ثابت کرنے کی بجائے پچھلی گلی سے نکل گئے۔

اس جدید نوآبادیاتی سیاسی ڈھانچہ اور طرز سیاست نے سیاسی کارکنان کی بھی مٹی پلید کردی ہے انہیں بدعنوان، موقع پرست اور مفاد پرست بنادیا ہے، وہ ٹھیکہ دار زیادہ اور سیاسی کارکن کم لگتے ہیں۔ ان کی لائف اسٹائل، ذہنیت اور موقف میں کافی تبدیلی آچکی ہے، وہ ہر چیز کو اپنا بنیادی حق سمجھتے ہیں۔ ٹھیکہ، پارٹی عہدہ، پارٹی ٹکٹ، مراعات، نوکری، پوسٹنگ، ٹرانسفر وغیرہ اگر انہیں یہ چیزیں پارٹیاں دینے میں کامیاب نہ ہوئیں تو وہ وفاداریاں بدلنے میں ذرا بھی دیر نہیں کریں گے۔ اور تو اور اس نوآبادیاتی نحوست نے بی ایس او کی سابقہ کیڈر کی سیاسی کریکٹر کو بھی مکمل تباہ کردیا ہے اس لیے ایک سابق مرکزی رہنما ایک طرف ایک کاروباری سیاستدان کے ترجمان بنے ہوئے ہیں تو دوسری طرف ایک سرکاری بیوروکریٹ کے سرکاری بیانیے کو انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ سوسائٹی میں پھیلا رہے ہیں۔ اب یہ چیزیں باعث ندامت نہیں بلکہ باعث افتخار بن چکی ہیں۔ اپنے ذاتی اور گروہی مفادات کے لیے رد انقلابی رویئوں اور سرگرمیوں نے سوسائٹی اور سیاست دونوں کی ہیئت بدل دی ہے اور سیاست کو بدنام اور رسوا سر بازار کیا ہے۔ بنابریں بلوچستان میں قومی سیاست نہیں بلکہ پارلیمانی سیاست ایک گالی بن چکی ہے۔ نوجوان نسل نے تو اس سیاست سے مکمل لاتعلقی اختیار کی ہے بلکہ وہ اس طرز سیاست سے سخت متنفر ہیں ان کے سوالات کے جوابات کسی بھی ان پارلیمانی جماعت کے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے لیے ایک الگ راستے کا انتخاب کرلیا ہے، جس کی حتمی منزل سماجی تبدیلی ہے، یہ نئی نسل اپنا لیڈر اور پولیٹیکل تھنکرز خود ہیں انہیں کسی رہنما اور دانشور کی ضرورت نہیں۔ اب اس جنریشن کے پاس کسی کی اداکاری اور صداکاری نہیں چلے گی۔ کوئی بھی ایکٹنگ کامیاب نہیں ہوگی، کوئی بھی قلم بہت ہونے والی نہیں ہے۔ اگر یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی۔

CamScanner